ہن تھی فریدا شاد وَل
مونجھاں کوں نہ کر یاد وَل

جھوکاں تھیسن آباد وَل
ایہا نیتیں نہ وہسی ہک منڑی

بیاد ۔ سید نذیر علی شاہ (مرحوم)

ماہی سرائیکی بہاولپور

ترجمان ۔ سرائیکی ادبی مجلس

شمارہ نمبر ۲۸ | اپریل ۔ مئی ۔ جون ۱۹۹۶ء | جلد نمبر ۱۱

مشاورت: پروفیسر ڈاکٹر اسلم ادیب، پروفیسر ڈاکٹر سلیم ملک، ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر

ادارت: سید دین محمد شاہ، ڈاکٹر نواز کاوش

معاونت: قادر مصطفے خان

قانونی مشیر: عبد القیوم اعوان

قیمت فی پرچہ ۱۵ روپے

سالانہ ۶۰ روپے

مقام اشاعت :۔ جھوک سرائیکی بہاول پور

سید دین محمد شاہ ایڈیٹر پبلشر نے جھوک سرائیکی بہاول پور سے شائع کیا

# تندیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واذ قال ربک للملٰئکتہ انی جاعل فی الارض خلیفتہ' قالو اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء' ونحن نسبح بحمدک و نقدس لک' قال انی اعلم مالا تعلمون ()

سرائیکی

اتے جئیں ویلے تہاڈے پروردگار نے فرشتیاں کوں فرمایا جو میں زمین تے آپنا نائب بناون چاہنداں ' انھاں نے آکھیا: کیا توں اینڈے اتے اینجھیں شخص کوں نائب بناون چاہندیں جیرھا فسادی ہووے تے خون خرابہ کرے ؟ اتے اساں تیڈی تعریف دے نال تسبیح تے تقدس کریندے ہیں ۔ (اللہ) نے فرمایا جو کجھ میں جانداں تساں نوے جاندے

انگلش

And when thy Lord said to angels I am going to place a ruler in the earth they said: With Thou place therein one who will make mischief therein and shed blood And we do celebrate Thy praise and glorify Thy holiness He seid: surely I Know what you know not.

سید حسن رضا گردیزی

عالم دی تخلیق دا باعث ہر مخلوق توں اعلیٰ
بعد خدا دی ذات دے سب توں اچیاں شاناں والا
حوراں جن فرشتے جیں دے ناں دا ورد کریندن
پنج وقت فضائیں جیندے کلن گواہی ڈیندن
جیندے ناں دیاں بانگاں سن کے شام دے ڈیوے بلدن
جیندے ناں توں فجریں ویلے ڈینہ کوں سوجھلے ملدن
ہک ڈینہ کہیں منزل دے پاسے سفر کریندا ریہا
راہ دے وچ ہک درخت تلے قربان تھیواں سم گیا
ہک کافر نے آپ کوں ستا جان کے موقعہ پاتا
احمق نے کونین دے وارث کوں بے وارث جاتا
پاک نبی دے سینے تے تلوار دی نوک ٹکائیس
گر گیا خالق دی نظراں توں اچا بول الائیس
آکھس ڈس اے کہاں والا کون تیکوں چھڑویسی
کہڑا ایں تلوار دی دھار دا رستہ آن روکیسی
کن گئے تیڈے ناں توں صدقے تھیون والے سارے
ہن ویلہ ہئی کر اپنی مجبوری دا اظہارے
خواب کولوں بیدار تھیا تے کھل پیا دین داوالی
اندھے ذرے ڈھول خورشید جو نظر مہر دی بھالی
آکھیس کملا، موت حیاتی رب دے ہتھ وچ ہوندی
ہک او ذاتے جیکوں ساری کبر وڈائی سوندی
ہتھ ء چوں تلوار نکل کے ڈھے پئی بول نہ سگے
جیویں تریڑ دا پھینکا پیا سچ کوڑی ڈیکھ نے کھیے

# نعت

سرور قریشی

توں کرم دا گھر توں پریم دا در ایویں رول میکوں نا در بدر
میڈے حال تے ذری بھال کر چھڑی ہک نگاہ چھڑی ہک نظر

دھوواں لب تے سینہ صفا کراں پچھے تیڈی صفت ثنا کراں
ودا ذکر صل علے کراں بھانویں شام ہے بھانویں ہے سحر

توں خلوص ہیں توں پیار ہیں توں چمن دی سوہنی بہار ہیں
توں نکھار ہیں توں سنگھار ہیں میڈے دل کوں باغ بہار کر

نا میں جیت وچ نا میں ہار وچ میڈا رہندے چیتا خمار وچ
ودا ڈھنداں پونداں اندھار وچ توں اشاک کر توں سجاک کر

کیڈا بختور تے امیر ہاں جو میں تیڈے در دا فقیر ہاں
تیڈے گیسواں دا اسیر ہاں تیڈے سے کمال تے سے ہنر

توں بشیر ہیں توں نذیر ہیں توں سراج ہیں توں منیر ہیں
توں محبتاں دا سفیر ہیں تیڈے سے کمال تے سے ہنر

میڈے سر توں گردشاں ٹال ڈے کوئی مونجھ ڈے نہ ملال ڈے
میکوں سوہنے سوہنے خیال ڈے میڈے لفظ لفظ کوں ڈے اثر

# گالھ مہاڑ

لفظاں دی توقیر اوں ویلے ہئی دی ڈُوھ وینیدی ہے جڈاں جو
تخلیق کار اُنہاں کوں فکر دے ہچولے تے سنگر یندن ۔ لفظ خیالاں دا لباس وی ہن
تے جذبے دے اظہار ڈا وسیلہ وی ۔ گفتگو وچ ایہے لفظ بعض دفعہ کئی تباہیاں
دا سبب بݨ ویندن ۔ تحریر وچ آئے ہوئے لفظ تاریخ دا حصّہ ہوندن۔
انہاں لفظاں دی کچہری وچ اساں کئی دفعہ گزارش کیتی ہے جو شعرا ادب کوں
آوݨ والے کل دی ضرورت پیتا تے تخلیق کرو ۔ کیوں جو ہُݨ اساڈا ادب دُنیا
دی بئی زباناں دے نال ٹُردا پے ۔ اگر اساں ہݨ وی انہاں لفظاں دی سنجاݨ
کوں آپڑاں مسئلہ نہ بݨایا تاں مستقبل دا مؤرخ اساکوں معاف کیناں کریسی۔
ضرورت ایں امر دی ہے جو اساں نثر و نظم وچ دھرتی دی خشبو کوں مدِنظر
رکھوں باہمی رنجشاں ، اختلافات تے نعرے بازی بجائے یکجہتی تے بقائے باہمی
کوں الاوݨ اساں دعویٰ تاں بہوں کریندوں جو اساں تعداد وچ اتنے
ہوں ۔ اساڈا تہذیبی ، تمدّنی تے تاریخی ورثہ بہوں مضبوط ہے پر
سوچݨ دا مقام تاں اے ہے جو اساں بے عملی دا شکار کیوں
ہیں ۔ ہُݨ وی ویلہ ہے جو اساں سارے مل تے آپݨیں شناخت
کوں قائم کروں ۔ علمی ادبی سرمایہ کٹھا کروں تے مل بہہ تے اگوں
ودھݨ دے خواب کو تعبیر ڈیوں ۔ لیکن اے سب کجھ تعصب ،

نفرت ، صوبائیت ، مخصوص سیاسی نعریاں توں الگ تھلگ تھی کے کرناں پوسی ۔

اَو اساکوں کوں اپڑیاں لکھتاں بھیجو ، اُسا ڈے ہانہہ بیلی بنڑو تانجو اُساں علمی ادبی میدان وچ سرخرو تھی سگوں ۔

تہاڈا

نواز کاوش

اے رسالہ حکومت پنجاب دی مالی اعانت نال شائع کیتا گئے

# تکلف بر طرف (اردو)

سید دین محمد شاہ

بیسویں صدی کی بات ہے کہ ہم کچی جماعت میں پڑھتے تھے۔ اس وقت ہماری کتابیں یعنی ایک قاعدہ "الف" انار نصاب میں تھا۔ اتفاق سے آج کل کچی جماعت یعنی نرسری کا قاعدہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ حروف تو وہی تھے البتہ تصویریں بدلی ہوئی تھیں۔ نہیں بدلے تو "ژ" سے ژالہ اور "ی" سے یکہ ۔ باقی جدید تقاضوں کے مطابق "ر" سے ریل کی جگہ "ر" سے راکٹ ہو گیا ہے۔ اسی طرح ہمارے زمانے میں "ل" سے لنگور تھا۔ مگر اب لنگور کو لوٹے سے بدل دیا گیا ہے "ل" سے لوٹا ! فرق صاف ظاہر ہے ۔ گزشتہ چند سالوں میں سیاستدانوں نے وہ چھلانگیں لگائی ہیں کہ لنگور منہ چھپا گیا ہے ۔ اور ہاں' ایک اور اہم تبدیلی تو ہم نے بتائی نہیں ۔ پہلے "ن" سے نارنگی تھی نا' اب نارنگی کی جگہ نرس نے لے لی ہے ۔ "ن" سے نرس ! نارنگی سے نرس تک کا فاصلہ' اس قدر قلیل عرصہ میں ! اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پاکستان کتنی تیزی سے ترقی کر رہا ہے ۔

ہم نے سوچا کہ ناشر کو نارنگی سے نرس میں تبدیلی کی کیا ضرورت تھی؟ معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت بھی تھی' مجبوری بھی ۔ پہلی وجہ تو یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو اکیسویں صدی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا مطلوب "چاہتے ہیں" ۔ دوسرا مقصد ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کا کوئی چکر ہو ۔ یہ آج قوم کا اہم ترین مسئلہ ہے جس نے نرس کی اہمیت کو بلاشبہ اجاگر کر دیا ہے۔ ملک کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں اور نیشنل سنٹروں کو صبح شام ہوم ورک کے طور پر جو موضوع ملتا ہے وہ "وسائل اور مسائل" ہی ہے ۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے اشتہار میں ٹی وی کی سکرین پر "محترمہ" کی

ہو ری خاص طور پر تشہیر کی جاتی ہے۔ جس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ خواتین کس طرح اپنی اہمیت کا
لوا منوا رہی ہیں ۔ اور تیسری وجہ ۔۔۔ کچھ آپ بھی سوچیں ۔ سب کچھ ہم ہی نے سوچا تو "کوئی" برا
مان جائیں گے۔

برا مان جائیں یا نہ ' ایک عبرت ناک بات سن لیں کہ ۔۔۔ آج ہی سویرے سویرے ایک دوست
سے مکالمہ ہو گیا۔ کہنے لگے بھئی ' آج کل آپ نظر نہیں آ رہے کیا بات ہے؟ ہم نے کہا "یار ' اب
داڑھی رکھ لی ہے"' دوست نے ہنس کر کہا "واہ بھائی یہ تو لطیفہ ہو گیا۔"

وہ کیسے؟

سنا نہیں' سائیکل والا کسی سے ٹکرایا تو زخمی نے کہا شرم نہیں آتی' منہ پر داڑھی ہے۔ سائیکل
والے نے کھسیانا ہو کر جواب دیا بھئی داڑھی ہے کوئی بریک تو نہیں ۔۔۔ آپ کی داڑھی کا آپ کے
نظر نہ آنے سے کیا تعلق؟ داڑھی ہے آپ کی' یا سلیمانی ٹوپی؟

بات سمجھانی پڑے گی ۔۔۔ بات یہ ہے کہ جب سے ہم نے داڑھی رکھ لی ہے اس کے سود و زیان
سے دو چار ہیں ۔ اس کا ایک فائدہ' صرف یہی ایک فائدہ' یہ ہے کہ ریل گاڑی یا بس میں جگہ مل جاتی
ہے۔ لیڈیز فرسٹ کے بعد' دوسری ترجیح' لوگ کمزور سمجھ کر ترس کھاتے ہیں اور بیٹھنے کے لئے جگہ بنا
دیتے ہیں۔ باقی سب نقصان ہی نقصان ہے ۔۔۔ مثلا بازار سے گزریں تو بھولا سمجھ کر دوکاندار اشیاء
کے دام زیادہ بتاتے ہیں ۔ کسی دفتر میں جائیں تو ان پڑھ' بودا سمجھ کر اہلکار توجہ نہیں دیتے ۔ افسران بالا
کے چپڑاسی اندر چٹ لے جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے ... کسی سے نظریں چار ہو جاتی ہیں' ہو ہی
جاتی ہیں' اتفاقاً آخر تو انسان ہیں' تو وہ ملا سمجھ کر رخ پھیر جاتے ہیں .. کوئی بنیاد پرست سمجھتا ہے تو کوئی
دقیانوس' جاہل ۔ اس لئے ہم نے باہر نکلنا چھوڑ دیا ہے۔

یہ احساس کمتری ہے' اور کچھ نہیں ۔ اپنی پوزیشن خود آکورڈ کر رہے ہو۔

احساس کمتری سے زیادہ حیا کی بات ہے.

اس میں حیا، بے حیائی کا کیا نقطہ نکلا؟ جی جی، سمجھائیں

اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ کسی نا محرم کے سامنے سے گزریں تو اپنی نگاہیں جھکالیں۔

جی فرمائیں۔ ارشاد

اب مثال کے طور پر ہم حلوائی کی دکان کے سامنے سے گزرتے ہیں، ہماری نظریں تو بھئی، خود بخود جھک جاتی ہیں، حیا سے۔ یہ زرق برق، ماڈرن طریقے کی سج دھج، پنکھے کی ہوا میں لہراتی، جگ مگ بتیوں کی روشنی میں فیشن ایبل... شیشے کی اوٹ سے جھانکتی، خوشبو میں تر بتر... رسدار، مسکراتی سی، شیریں،...

شیریں؟ حد ہے، آج تک تو آپ نے کبھی بات نہیں کی۔

صبر کرتے ہیں، منہ میں پانی بھر آ...

منہ میں پانی؟ لاحول ولا قوہ۔

میرا مطلب ہے، ایک شریف النفس، بس ٹھنڈی آہ کے سوا...

ٹھنڈی سانسیں ! کیا کہہ رہے ہو یعنی آپ اس عمر میں عشق بھی فرماتے ہیں؟ ماشاء اللہ، حلوائی کی دکان۔۔۔ کونسی پر؟

ہم تو اللہ کی ہر نعمت سے عشق کرتے ہیں۔

پھر، مزید دستاویزی ثبوت دیں، اس نعمت کا، نا محرم کا، جس کے سامنے نظریں جھک جاتی ہیں، بلکہ اس طرح تو آج کل آپ کو زیادہ نظر آنا چاہئے تھا۔

دوست، داڑھی رکھ لینے کے بعد ہم نے اپنے اوپر حیا کی دبیز چادر اس طرح اوڑھ لی ہے کہ۔ میرا مطلب ہے کہ جس کو ہم چھو نہیں سکتے، چکھ نہیں سکتے، وہ ہمارے لئے نا محرم ہے، اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے...

بس بابا جی، بس۔ سونگھنے چکھنے کی ہوس ! یہ تو میں سمجھتا ہوں آپ کی نری دہشت گردی ہے۔

یار ہم نے بھی کیا تھا مگر... مگر وہ ہے کون' آپ کو بتانا پڑے گا

کہہ نہیں رہا' جس کو حاصل کرنا ہمارے بس میں نہ ہو اس کے سامنے سے نیچی نگاہیں کر کے کھسک جانا

ین عبادت ہے' آپ اسے خطرہ سمجھتے ہیں؟

خطرناک مرض۔ "شیریں" آپ نے کہا تھا ناں؟ دل دھڑکے نالے اکھ پھڑکے۔ یعنی کہ...

ہاں' میرا مطلب ہے رس ملائی' بالو شاہی' یہ سب انواع اقسام کی مٹھائیاں' یہ برفی کے تھال' یہ سب ہمارے لئے نامحرم ہیں۔ مٹھائی اس قدر مہنگی ہے کہ ہم جیسا آدمی خرید ہی نہیں سکتا۔ صرف مٹھائی کی بات نہیں' ہم تو اس مہنگائی کے دور میں ہر طرف سے نظریں جھکا کر بلکہ آنکھیں بند کر کے گزر جاتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ع۔ بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں۔

یہ خطرناک مرض نہیں' خطرناک صورت حال ہے۔

پھر۔۔ ہم آج کل نظر کیا خاک آئیں !

# کلامِ فرید

ترجمہ: علامہ محمد عزیز الرحمٰن مرحوم پیشکش: سید دین محمد

سرائیکی

سانول چنگ ول گھر ڈو سدھایا
تن سونجھ ماریا سرسول تایا

دو نگر ڈراون ڈکھڑے ستاون
ڈائریں بلائیں کر ٹول آون
بن ڈھول سکڑے سوڑے نہ بھاون
گھر بار ڈسدا سارا پرایا

مٹھڑی موئی نوں خوشیاں نہ بھلڑیاں
ڈوڑے ڈوراپے تانگھاں اولڑیاں
جانی اویڑا پیتاں ککڑیاں
ہے ہے اڑایا اکھیاں اجایا

تحفے ڈوکھاندے غم دیاں سوغاتاں
کیچوں سسی ڈو ایاں براتاں
برہوں براتاں اوکھڑیاں گھاتاں
بیسرٹا نیڑے نیڑا نبھایا

اردو

محبوب ملیح پھر گھر واپس چلا گیا
بدن کو ملال و رنج کھا گئے اور
کو مصائب نے جلا
پہاڑ ڈراتے ہیں ، ڈائنیں اور بلائیں
گروہ بنا بنا کر آ رہی ہیں ۔ محبوب
کے سوا نزدیکی رشتہ دار بھی نہیں بھاتے
سارا گھر پرایا معلوم ہوتا ہے
مجھ قسمت کی ماری کی خوشیاں بارآور نہ
ہوئیں بلکہ دگنی مشکلات اور سخت انتظار
کی مصائب جھیل رہی ہوں ۔ محبوب بے ڈھب
اور محبت تکلیف دہ ہے ۔ ہائے افسوس
آنکھوں نے مفت میں لا پھنسایا
دکھ رنج اور غموں کی براتیں سسی کو
کیچ سے بطور تحفہ آئیں ہیں۔ ہجر و فراق
کی برات ، بہت مشکل گھاتیں ہیں ناگوار
عشق طبیعت کو (شکنجہ بمعنی)
جھنجھوڑتا اور بھینچتا ہے۔

# وادی صحرا دی عظیم شعری ،ادبی شخصیت ۔ نقوی احمد پوری

## گل زیب حسن خاکوانی

کوئی وی شخص شخصیت نہیں ہوندا ۔ شخص اوں شخصیت تک دا پندھ بلند حوصلگی ،جانفشانی ،وڈی محنت شفقت ،ریاضت نال طے کریندے ۔ زندگی جدوجہد مسلسل نال عبارت کرݨی پوندی ہے ۔ ہک شخص سید محمد باقر حسین بخاری دی وفات دا ڈکھ صرف اوندے اہل و عیال ،عزیز و اقارب واسطے ہے لیکن جڈاں خطہ روہی دے عظیم شاعر و ادیب ،میدان نظم و نثر دے قابل شہسوار ،شعر دا تقدس ،استاد سخن ،اردو اتے سرائیکی غزل کوں نواں رنگ و روپ ڈیوݨ آلے ،سچے جذبیاں دے ترجمان ،قادر الکلام شاعر ،دبیر الملک نقوی احمد پوری ایں عالم فانی توں عالم لافانی ٹرین تاں وی غم جدا جدا نہیں راہندا ،مشترکہ نویت اختیار کریندے ۔ ول صرف ہک گھر نئیں پورا شہر ماتم دی تصویر بݨ ویندے ۔ اتے ول سب اپݨی ایں وڈی محرومی کوں محسوس کریندن جہڑی دنیائے ادب دی محرومی ہے دنیا دے ہنگامیاں توں آزاد تھی کے دنیائے ادب وچ بزم نقوی دیاں محفلاں سجاوݨ آلے ہن بزم زیر زمین رونق افروز ہن ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ایں دنیا وچ روزانہ بے شمار لوگ اللہ تعالیٰ کوں پیارے تھی ویندن ،کہیں دا پیو ،کہیں دی ماء ،کہیں دا بھرا ،بھیݨ وغیرہ وغیرہ ،لیکن ایہ حقیقت ہے کہ جڈاں نقوی احمد پوری ،ظہور نظر شہاب دہلوی ،محسن نقوی ،جانباز جتوئی ،صالح الہ آبادی جہیں (جنہاں تے شعر و ادب کوں ماݨ ہے) وصال پیندن تاں ڈکھ بیا وی شدت اختیار کریندے ۔ ول نقصان دی تلافی ممکن نہیں راہندی ۔ کیوں کہ صدیاں وچ ایہو جئیں لوگ پیدا تھیندن ۔ نقوی احمد پوری بحیثیت انسان ،مجموعہ اخلاق ،مجموعہ صفات ،باکمال ،باوقار ،بالحاظ ،نازک مزاج ،شیریں گفتار ،انتہائی حساس قسم دے انسان ہن ۔ انہاں زندگی دے کئی اتار چڑھاؤ ڈٹھے ۔ اوہ اکثر آہدے ہن کہ میڈی زندگی دا چمن خزاں شناس رہئے اتے درد و غم انہاں دی زندگی دا حصہ رہین ۔ ایں گالھوں میں ڈوجھاں دے غم کوں درد کوں اپݨا ہی درد تصور کریندا ں ۔ بحیثیت شاعر ایہ چیز انہاں دے کلام دی اساس ہئی ۔ لہٰذا انہاں دی شاعری دا جائزہ گھنوں تاں غم جاناں

دے نال نال غم دوراں دا عکس وی پایا ویندے ۔
شاعری دا آغاز چھوٹے لاکنوں تھیا ۔ لیکن بعد وچ ایں خطے دے نامور شاعر امیرالکلام عبدالرحمن آزاد کنوں اصلاح گھندے رہ گئے ۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے انہاں کوں وڈیاں سوہنْیاں شعری صلاحیتاں ودیعت کیتیاں ہن ۔
حضرت احسان دانش نے سیں نقوی مرحوم اتے بہوں پہلے انہاں دی دی شاعری اتے تبصرہ کریندے ہوئے آکھیا ہائی " سیں نقوی اجنْ نوجوان ہن اتے میں انہاں وچ ترقی دے آثار پیا ڈیہداں ۔ ایں گالھوں انہاں دا شعرو شاعری اتے توجہ تے لگن ایویں ای ریہا تاں اوہ میدان بھرا انہاں دی جوانی دے انتظار وچ ہے ۔ انہاں کوں وڈے وڈے تجربے اتے مشاہدے ڈیسی ۔ بھرے شعرو شاعری اتے ادب اچ ریڑھ دی ہڈی دی حیثیت رکھیندے ۔"
سیں احسان دانش دی ایہ پیشین گوئی درست ثابت تھئی ۔ نوجوان نقوی آہستہ آہستہ زندگی دے اوکھے سوکھے تجربات وچ گزردا رہ گیا اتے مشاہدہ وی ودھدا گیا ۔ اتے نقوی سیں سچائیاں دے نقیب بنْدے چلے گئے ۔ تجربے مشاہدے دی بدولت شعروچ پختگی آندی چلی گئی ۔ ول ہک ویلھے انہاں کوں استاد سخن دا درجہ ڈتا گیا ۔
مشہور شاعر عابد علی عابد نے انہاں بارے آکھیا ہائی کہ انہاں دی شاعری وچ اساتذہ دا رنگ پایا ویندے ۔
سیں نقوی احمد پوری مرحوم دے اسلوب بارے ایہہ آکھیا ونج سگدے کہ انہاں دی شاعری حقیقت کنوں بہوں قریب اتے خوبصورت مختلف موضوعات اتے مبنی ہے ۔ ایہ حسن و عشق دیاں وارداتاں ، ہجرو فراق دیاں حکایتاں ، یاس و حرماں دیاں دردناک روائتاں ، نازو نیاز تے مبنی گالھیں اتے عشق و محبت دیاں دلگداز کیفیتاں آتے عبارت ہے ۔ انہاں کوں مصور غم وی آکھیا ونجے تاں غلط نہ ہوسی ۔ لیکن انہاں دی شاعری وچ غم دی ترجمانی دے باوجود ، یاسیت ، قنوطیت دا عکس نہیں پایا ویندا ۔ اوہ اساکوں رُویندن ، تڑپیندن ، لیکن نال نال ہکیندے وی ہن ۔ ایں نفسا نفسی دے دور وچ جتھاں میدان حشر آلی صورت ہے جتھاں کوئی کہیں دے درد دا درماں کائنی ، جتھاں کوئی کہیں دے ڈکھ دا مداوا نہیں کریندا ، جتھاں کوئی کہیں دے زخماں اتے مرہم نہیں رکھیندا ، جتھاں کوئی کہیں دے درد دا راقم کائنی ، اتھاں اساکوں پیار دا سبق ڈیندن ، محبت دے لطیف جذبات دا پرچار کریندن ۔ فن دی بلندی تے پہنچنْ دے نقوی احمد پوری درویش بنْ کے ایں پروپیگنڈے ، نمودونمائش دے دور وچ جتھاں کثیر مجموعیاں دا خالق ہوونْا ، میڈیا تک پہنچ ہوونْا اتے وڈے شہر نال تعلق ہوونْا وڈے شاعر ہوونْ دی دلیل ہے ، اتھاں بے نیازی نال ادب دی خدمت کریندے ریہے ۔ تے شعرو ادب دی جھولی وچ زرو جواہر پیندے رہ گئے ۔
اساڈے نزدیک اوہ شہر کڈاہیں چھوٹے نئیں تھی سگدے جتھاں نقوی احمد پوری جہیں صاحب علم و فن رہ

پچے ہوون ۔ انھاں دے فکر و نظر دی روشنی تے جغرافیائی حدود دا تعین کرنا ناممکن ہے ۔ جیں طرحاں بابائے سرائیکی حضرت خواجہ فرید رحمتہ اللہ علیہ نے اپݨے پرسوز ' دل سوز ' خوبصورت عارفانہ کلام دے نغمیاں کوں پٹڑے صحرا وچ چھیڑتے روہی دے اُجاڑ کوں گل و گلزار بݨا ڈِتا ۔ ایویں نقوی احمد پوری نے ایں علاقے وچ علم و آگاہی ' فکر و نظر دے چراغ روشن کرتے ایں علاقے کوں وڈا علمی ' ادبی مرکز بݨا ڈِتے ۔

نقوی سئیں جیہیں لوگ مر نہیں سگدے ۔ انھاں دا خلوص ' انھاں دی یادگار ادبی خدمات ' انھاں دیاں یاداں تمام زندگی جیندی جاگدی تصویر بݨ کے زندہ راہسن ۔

(نوٹ ۔ اے مضمون چولستان فورم دے زیر اہتمام نقوی احمد پوری دے ریفرنس اچ پڑھیا گیا)

# عزیز شاہد نال جھیڑا

خورشید بخاری (ایم اے سرائیکی)

عزیز شاہد۔۔ محبت تے حسن دا استعارہ۔ جیندیاں گالیں رنگ ' خوشبو ' گلاب ' مینڈھیاں مساگ ' ونگاں چاندنی ' ریلاں چنبیلیاں ' شبنم ' بوچھن چنی ہن۔ کونجاں تے موبھاں دا شاعر ' روہی جوگی من دریا تے اپنی ہوک دا مسافر۔ سک سکرات دا قیدی ' فقیر ملنگ موالی پر شاعری دی ہفت اقلیم دا والی۔ پر نہ دنیا دار نہ ملخ مرنے والا ہس سوائے محبت تے سانول دی طلب دے جیندے کول گھ کینی۔ ول اوندے نال جھیڑا کیت دا۔۔ ؟

عزیز شاہد۔۔ جیکوں ہر فن آندے ہک نیئں آندا تاں نفرت کرن دا فن نئیں آنداوں نے کئی واری کھورے چہریاں نال نفرت کرن دی کوشش وی کیتی ہے پر ایندے وچ کامیاب نیں تھی سگیا۔ وت وی ساڈا اوندے نال جھیڑا کیویں تھی سگدے؟ کیا ایہہ جھیڑا گوتم والا تاں نی؟ نہ بھئی نہ موئیں نال کیہیں جھیڑے؟ ایہ تاں اساڈے بھرا ڈاکٹر اشو لال دا کم تھی سگدے۔ اساں تاں ہک جیندی جاگدی شخصیت دے نال جھیڑا لاونے۔ جھیڑا لیسوں ' گالھ کریسوں اتے دلیلاں ڈیسوں۔

سسی تے سمی دی دھرتی تے رہن والا ایہ شاعر ہک "جان" نال محبت کریندے اوندے کیتے غزلاں آہدے پر عزیز شاہد نے غزل دا ترجمہ چا کیتے اتے اوندا ناں "وین" چا رکھیں۔ ایں شودے کوں ایہ وی کہیں نی چا ڈسیا جو بھرا ' ناں پیو ماء رکھیندن اتے اساں صرف اوہو ناں ای الا سگدوں۔ عزیز شاہد بھانویں دنیا دے کہیں کونے وچ ونجے اوندا ناں عزیز شاہد ہی ہوسی۔ ناں دا ترجمہ کینی ہوندا۔ بس ماء پیو بال دا جو ناں رکھے چا ہر زبان والے اوہو ناں الیسن بھانویں زبان تے چڑھے بھانویں نہ چڑھے۔ ناں پیو ماء والا چلسی بھانویں یوسف کوں جوزف تے داؤد کوں ڈیوڈ کھڑے آکھو تاں ایہ مجبوری ہے۔ غزل ایرانیاں دی دین ہے۔ عربی قصیدے دے حصے تشبیب کوں قصیدے کنوں انج کرتے ایرانی شاعر رودکی نے ایندا ناں غزل چا رکھیا۔ ول ایہ غزل اساڈے بر صغیر دی ہر زبان دی مقبول صنف بن گئی اتے ہر زبان دے شاعراں نے اینکوں غزل آکھیے۔ نہ ایندا ناں تبدیل تھے اتے ناں ہی ہیت یعنی شکل تبدیل تھئی۔ شاعری دیاں ساریاں صنفاں کوں ڈو حصیاں وچ تقسیم کیتا ونج سگیندے یعنی او صنفاں جڑیاں موضوعات دے اعتبار نال ہن جیویں قصیدہ ' مرثیہ ' منقبت ' حمد ' نعت ' اتے ڈو جھیاں او صنفاں جڑیاں

بھی شکل دے اعتبار نال ہن جیویں غزل ' قطعہ ' رباعی ' مسدس وغیرہ ۔ ہݨ اساں چاہوں تاں موضوعاتی
ں دے تاں اپݨی زبان دے مطابق رکھ سگدوں کیوں جو انہاں وچ شکل تے بناوٹ دی قید کینی پر ایہ جرات
وڈیں کہیں استاد نے کینی کیتی لیکن شاہد نے تاں بناوٹ آلیاں صنفاں دا وی ترجمہ چا کیتے ۔

اویں قطعہ ہک ہیئت دی صنف ہے پر عزیز شاہد نے ایندا ترجمہ "جوگب" چا کیتے یعنی جوڑا شعراں دا ۔ بھولے
کہیں نی چا آکھیاں جو نمیاں قطعے دے شعر صرف ڈو ہووݨ ضروری کینی بلکہ قطعے دے اشعار ڈو کنوں زیادہ وی
ہن اتے قطعے دے شعراں دی تعداد مقرر اصلوں کائے نی ۔ ہک نکی جئیں مثال کیتے علامہ اقبال دا ہک قطعہ
کریندا ں

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

پر عزیز شاہد نے ایں لمبی صنف کوں صرف جوگب چا بݨائے ۔ جے کر قطعے دا موجد جیندا ہوندا تاں پچھ گھنے ہا ۔
کتھاں ایہ دور تاں ہے وی کھس کھوہ دا ۔ اساں ہائیکو کوں سرائیکو چا بݨزائے تاں ایندے وارثاں ساڈا کیا کر
گھدے ۔ اتے اینکوں کجھ سنگتی ڈھائیکو آہدے کھڑن تاں کیا تھے پوسے ۔ شکر ہے سرائیکی زبان تے سرائیکی قوم
نے اپݨی چنگی چوکھی جاݨ سنجاݨ پیدا کر گھدی ہے پر سنجاݨ دے ایں دور اچ ہر کوئی آپݨی ڈیڈھ سلھ دی میت اسار
تے موہری تے اگوان بݨݨ دے چکر اچ ہے ۔ کوئی پہلا غزل گو منواوݨ چہندے کہیں کوں پہلے ناول نگار ہووݨ تے
فخر ہے ۔ کوئی آہدے سرائیکی دی سنجاݨ میں کرائی ہے ۔ کوئی آہدے جو خود لفظ "سرائیکی" میں وضع کیتے ۔ کوئی ٹیلی
وژن کوں مورت واجا آکھدے ۔ اتے ایئرکنڈیشنر کوں کوٹھے ٹھار دا ناں ڈے تے سرائیکی دا سہرا پاوݨ چہندے ۔
لفظ "ڈیݨ جوگب" اتے "سرائیکو" دا دکھرپ وی اپݨی نو یکلی سنجاݨ دے جذبے دا رد عمل ہے ۔

عزیز شاہد غزل دے علاوہ نظم دا بھوں سوہݨا شاعر ہے ۔ اوندی نظم گوئی اوندی جدت پسند طبیعت دا ثبوت ہے ۔ کئی شاہکار آزاد نظماں دے علاوہ عزیز شاہد نے کجھ نثری نظماں وی آکھین جیویں جو کجھ اردو دے شاعر وی نثری نظم لکھیندے ہن ۔ اتے بس نہوں کوا تے شہیدیں اچ ناں لکھوائی آندن۔

سچ ایہ ہے جو نظم تے نثر یعنی شاعری تے نثر ڈو مختلف جنساں ہن ۔ ڈوہیں ہک ٻئے دیاں مخالف صنفاں ہن ۔ جیویں ڈینہہ تے رات کٹھے نی تھی سگدے ، کوڑ تے سچ انج انج ہن ایویں ہی شاعری تے نثر ہک مختلف صنفاں ہن ۔

شاعری وچ آزادی توں مراد ردیف تے قافیے دی آزادی ہے باقی آزاد نظم وی کہیں نہ کہیں بحر وچ ضرور ہوندی ہے اتے اوندے وچ شروع توں آخر توڑیں وزن دی پابندی لازمی ہے ۔ اتے ردیف قافیے دی پابندی ضروری نئیں کیوں جو شاعر کوں جے کر ردیف تے قافیے دا پابند کریسوں تاں او صرف اوہا ڳالھ کریسے جیندی اجازت ردیف تے قافیہ ڈیسن اتے شاعر آپݨے من دی ڳالھ نہ آکھ سگسی ۔ پر کجھ غیر شاعر حضرات نے شعراء وچ ناں ڳݨواوݨ دی خاطر نثری نظم شروع کر ڈتی ہے جہڑھی جو ہک غیر فطری صنف شاعری ہے ۔ پر جنہاں کوں موہری بݨݨ دا جنون ہے او کجھ نی پئے ڈیہدے ۔ اتے ایہ ضروری وی نی جو کہیں صنف دا پہلا شاعر وڈا شاعر ہووے ۔ غزل دا پہلا شاعر اردو وچ بھانویں امیر خسرو کوں آکھو بھانویں سلطان قلی قطب شاہ کوں اتے بھانویں ولی دکنی کوں چا آکھو پر غزل دا وڈا شاعر غالب ہے ۔ ایویں ہی موہری ہووݨ وڈائی دی دلیل کائینی۔

میڈے ایں مضمون دا مقصد عزیز شاہد دی شاعری دیاں خصوصیات تے بحث کرݨ کائینی ۔ بلکہ سرائیکی دے ہک مہاندرے شاعر دے حوالے نال سرائیکی شاعری دا مہاڳ درست کرݨ ایں مضمون دا مقصد ہے ۔ ساڈی سرائیکی زبان دے ادب دی ایہ وڈی بد نصیبی ہے جو ایندے وچ تنقید بالکل کائے نی ۔ شاعری وچ اساں بھوں اڳوں ہیں ۔ نثر اٹے وچ لوݨ دے برابر ہے ۔ اتے تنقید جہڑھی جو تخلیق دے رستے بنڑیندی ہے اتے تخلیق کوں سوہݨاں بنڑیندی ہے اوکوں اج توڑیں سنگھیا وی کہیں نی ۔ ایں واسطے شیت میڈیاں ایہ سچیاں ڳالھیں کجھ دوستاں کوں پسند نہ آون ۔ اتے میڈی ایں خدمت کوں بھانویں کجھ لوگ نفرت دا رنگ وی ڈے ڈیسن پر میں دل دی اکھیساں جو اساں اگر تنقید دے اصولاں تے غور نہ کیتا تاں اساڈا ادب عالمی ادب کنوں بھوں پچھوں ہوسی اتے ہولے ہولے آپݨی موت آپ مرویسی (خدانخواستہ)۔

# سرائیکی دا مہاندرا شاعر۔ جانباز جتوئی

## رحیم طلب۔ ایم اے

ہک ویلا ہا جو جڈاں سرائیکی دے گنیڑویں شاعر ہوندے ہن تے اوہے اساڈے پورے سرائیکی وسیب دی نمائندگی کریندے ہن۔ اج ماشاء اللہ سرائیکی شاعراں دی ہک لمبی چوڑی فصل تیار تھی چکی ہے۔ تے ہر شاعر دا انداز اظہار وکھرا ہے۔ ہر پھل دی خوشبو نویکلی ہے۔ تے ہر شہہ پارہ سخن آپݨی آپݨی ہنڑی خوشبو دی رتھ تے سفر کریندا اتے منزل مستقبل ڈو ٹردا پئے۔

جانباز بارے نصر اللہ خان ناصر نے آکھے جو

"جانباز جتوئی دی شاعری ادب دے آسمان تے ہک ایجھی پینگھ ہے جیندے ستے رنگ گوڑھے، سوہݨے، دل برماوݨ، رنگ لاوݨ تے رنگ وساوݨ والے ہن اتے میکوں جانباز گھاٹی چھاں والا ہزار ہک ایجھا وݨ چاپڑے جیندی ہک ہک ٹینگل شعرو سخن دے سنڑپ نال سنگری پنگری ڈسدی ہے۔"

ایندے وچ واقعی کوئی شک نہیں جو جانباز شعر و سخن دا ہزار سالا وݨ ہے۔ جیں کوں زمانے دیاں کئی اندھاریاں دا جھولڑے نی نوا سگیاں۔ تے ایں وݨ دی چھاں تلے کئی رہ سخن دے پاندھیاں نے سہی کڈھی ہے تے ایندی چھاں تے ثمر سخن توں وی فائدہ چاتے، تے ول اگوں تے ٹرگن۔

مسرت کلانچوی آہدی ہے جو "جانباز دی شاعری تے اوندی شخصیت ہک ہئے کوں انج کائے نی اوندی شخصیت دی کار اوندی شاعری دی سب توں نویکلی ہے جانباز دی شخصیت تے شاعری ڈوہاں وچ سادگی وی ہے تے وقار دی جمال وی ہے تے جلال وی"

انہاں سب ڳالھیں توں علاوہ انہاندے فن سخن وچ کیا ہے ایندے احساسات سئیں نواز کاوش صاحب ایں محسوس کریندن تے آہدن " جانباز جتوئی دے کلام وچ جذبے سوچاں دی انگل پکڑتے مشاہدات دی دنیا وچ گھن آندن۔ جتھاں وسیب دی زندگی جھراں پیندی ڈسدی تے کنڈیاں تے پسلیاں مریندی محسوس تھیندی ہے"
جانباز دے کلام کوں پڑھ تے ایہ احساس تھیندے جو جانباز دی اکھ بڑی دور دور تک ڈیہدی ہے تے اوندیاں سوچاں اپݨے ملک، کنوں ٹپ تے بیاں مہکاں دے حوالیاں نال وی پھردیاں ڈسدن۔

جانباز نے دھرتی دے ڈکھ کوں زیادہ محسوس کیتہ تے دھرتی دی ہر شے نال پیار کیتے بھاویں او ہک فوج دا سپاہی ہے بھانویں جٹ ، چاہے او روہیلا ہے یا مزدور ، جانباز نے وادی کشمیر دے مسلیاں توں گھن کراہیں فلسطین دے مسائل تے قلم چاتے تے بیانگ دہل دشمن کوں للکارتے آہدے جو دشمنا سنبھل تے مسلم دا خون کریں ہک ویلے ایہو خود پول پوسی تے ایندے لڑھاؤ وچ توں لڑھ ویسیں۔

جانباز دیاں نظماں ہک قومی فکر دیاں حامل نظماں ہن ۔ دلشاد کلانچوی ، سئیں جانباز جتوئی بارے آہدن " جانباز جتوئی اساڈے قومی شاعر ہن ۔ وسیبی شاعر ہن ۔ عوامی شاعر ہن آپ شاعری دی سنجاݨ ہن "۔

جانباز دیاں ایں حوالے نال نظماں جھنڈا ، قائد اعظم ، آسیڑا اقبال ، راشد منہاس ، محمد بن قاسم ، لیاقت علی خان ، حضرت غالب ، سوہݨا پاکستان ، شاعر ، وطن دی دھرتی ، مسجد اقصیٰ ، وادی کشمیر ، پاک سپاہی ، آزادی ، جیہاں نظماں قابل ذکر ہن۔

جانباز جتوئی چونکہ ہک درویش صفت شاعر ہے تے ول اوندا آستانہ خود سرزمین اولیاء اوچشریف وچ ہے انہاں کوں بزرگیں ، پیریں ، فقیریں نال ڈاڈھی محبت ہے ۔ تے ایندا اظہار بلا شبہ انہاں اپݨے مجموعہ ہائے کلام "ارداساں" تے "تنواراں" وچ کیتے ۔ ایں حوالے نال انہاں دیاں نظماں شیر شاہ سید جلال ، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، قبلہ نور محمد مہاروی ، خواجہ خدا بخش خیرپوری ، خواجہ پیر فرید نظماں قابل ذکر ہن ۔ انہاں نظماں وچ انہاں بزرگاں دی اپݨی تعلیمات تے شاعر نال عقیدت تے محبت دا بھرپور اظہار ملدے۔

جانباز جتوئی کوں مختلف مسئلے مسائل کوں سوکھے تے سدھے سادے لفظاں وچ بدھݨ دا فن آندے ۔ انہاں کافی ، ڈوہڑا تے نظم اچ بہوں ناں پیدا کتے ۔ منظر نگاری خوب کریندن ۔ ہک جٹی دا منظر قابل دید ہے ملاحظہ فرماؤ۔

ہک ڈینگر سگھڑ سیانی کوں   میں ویندا ڈٹھم پانڑی کوں

او گھڑا کپھڑ چاتی ویندی   حب دی چادر پاتی ویندی

سدھی سادی ساد مرادی   ہانی سوہنڑے پاک خدا دی

شرم حیا دا اوچھنڑ جیندا   پیت پیار دا بوچھنڑ جیندا

مست غزالی اکھیں جیندیاں   خوف خدا توں جھکیاں ویندیاں

زلفاں مشکی ول ول والیاں   کالے ناگ دے وانگوں کالیاں

گردن مور دی کار ہئی جیندی   ٹور کبک رفتار ہئی جیندی

دلکش منہ مہتابی چہرہ   سوہنڑا صاف کتابی چہرہ

نک کنڈھی تلوار ہا جیندا   من موہنڑا مسکار ہا جیندا

ڈند موتی دے دانڑے ہانس   نقش سبھے من بھانڑے ہانس

میڈے اگوں آتے لنگھی   گھڑا کپھڑ تے چاتے لنگھی

تھوڑ گلابی چولے ویندی   آپ مرادا بولے ویندے

غرض جانباز جتوئی ساڈے وسیب دا زندہ جاوید شاعر ہے تے کئی صدیاں زندہ راہسی تے سرائیکی شاعری دی سنجانڑ بنڑ کے راہسی۔

# سونجھلے دی بگول

## عتیق الرحمن قریشی

او سردی دے موسم دی ہک ٹھڈی رات ہئی ۔ جھ پرے ڈو پہاڑاں دے ادھ وچ لندا ویندا ہئی ۔ تے ہولے ہولے اندھارا ہرپاسے کھنڈدا ویندا ہئی ۔ پکھی آپنے آلنڑے وچ لکے سویر دا انتظار بیٹھے کریندے ہن ۔ ہرپاسے چپ ہی چپ ہئی ۔ او جتھاں کھڑا ہئی ۔ او ہک چھوٹے جے دیہاتی ٹیشن دا پلیٹ فارم ہئی ۔ پیراں تک پاتا ہویا کوٹ گل وچ ولٹیا ہویا مفلر تے سرتے ٹوپی اوکوں کہیں طرحاں وی سردی کولوں نہ بچا سگدے ہن ۔ اوں نے ایڈے اوڈے دید بھنوائی پر اوکوں لکنڑ دی جا کتھائیں نظر نہ آئی ۔ پرے پلیٹ فارم دے آخر تے شیشے دے خول وچ ہک بلدا او سما ہویا ڈیوا آپنے ہونڑ دا احساس ڈویندا کھڑا ہئی ۔ اوں نے سگریٹ کڈھ تے پہلے سنگھیا' جیویں او تسلی پیا کریندا ہووے جو کہیں نے ایندے وچ تمباکو دی جا زہر نہ ملاڈتا ہووے ۔ ول او ماچس دی تیلی بال تے جلدی جلدی سگریٹ دے سوٹے چھکنڑ لگ پگیا ۔ دھویں دا ہک بچھا تھوڑی جی دیر کیتے ہوا وچ نظریا تے ول وی ہدا اندھارا ایکوں نگل پگیا ۔ سگریٹ دا پہلا سوٹا لاونڑ دے بعد اوں نے نالوں لکھندی گاڈی دی لین کوں ڈٹھا ۔ جیڑی تھوڑی جہیں پرے ونج تے اوندی دید دے اوڈھر تھی ویندی ہئی ۔ گاڈی آونڑ وچ اجنڑ بھوں دیر ہئی ول او خود آپنے منہ وچ آکھنڑ لگا ۔ اے کاش اج او مل ویندا ۔ میں بھونڑ بگولم پر شاید اوکوں میڈے آونڑ دا پتا لگ پگیا اے ۔ نیں تاں اے کیویں ممکن ہے جو شام نال ای گھروں نکل ونجے ۔ خیر میڈے پستول دی ساریاں گولیاں ہندے خون نال مسمن ۔ آخر کے تائیں بچسی ۔ میں ول آویساں ۔ اوں آپنے اوور کوٹ دے آندر آلے کھیسے وچ رکھے پستول تے ہتھ رکھیا جیویں یقین پیا کریندا ہووے کہ او وی الیاس آکوں اوندا ساتھ نہ چھوڑ گیا ہووے ۔ الیاس اوندا دوست ہئی ۔ او ہکے کارخانے وچ مزدوری کریندے ہن ۔ اوکوں او زمانہ یاد ہے جڈاں ہک لٹیا ہویا دیہاتی گھبرو اوندے گھردے سامنے بکھ دی وجہ کنوں ڈھے پیا تے او اوکوں گھر گھن آیا ۔ ول او وی اوندے آکوں مزدور بنڑ تے ہک کارخانے وچ ڈینہ رات محنت کرنڑ لگ پیا ۔ کجھ ڈیہاں دے بعد اے کمزور تے لاغر دیہاتی ہک صحت مند بندہ بنڑ پگیا ۔ ول ایں تھیا کہ اوکوں باہر دے ہک ملک وچ چنگی ملازمت مل پگی ۔ اوندا ارادہ ہئی جو کجھ ڈیہاں دے بعد الیاس کوں وی سڈ گھنسی ۔ پر ول اوکوں یاد آیا جو کارخانے وچ کم کریندیں اوئے کئی دفعہ الیاس

ے اوں پروگرام بنایا ہئی کہ کڈائیں انہاں کول ڈھیر پیسے آ گئے تاں او وی ایہوں سواں ہک کارخانہ لیسن۔ اے
سوچ تے اوں الیاس کوں لکھیا جو اتھاں رہ تے آپنڑے کم وچ پیا زیادہ ماہر تھی ونج۔ میں تیکوں اتھوں رقم بھیجیندا
راہساں جڈاں میں ولساں آپاں ہک کارخانہ چلیسوں۔ ول او کئی سال الیاس کوں رقم بھیجیندا رہیا۔ ہک ڈینہہ جڈاں
اوندے حساب دے مطابق ساری رقم کٹھی تھی گئی ہئی تاں او واپس آ گیا۔ واپس جو آیا تاں دنیا وی بدل گئی ہئی
پیسے دی چمک آپنڑے نال دوستی تے محبت دے سارے رشتے لوڑھ ڈتے ہن۔ الیاس دا کوئی پتہ کینا ہا۔ الیاس
اوکوں کتھاں ملے ہا او کوں پتہ لگیا جو اوں نے اوندی رقم چا تے آپنڑے دیہات اچ آپنڑی جائیداد بنڑا گدی ہئی۔ الیاس
دے دیہات دا وی کوئی پتا کینا ہئی۔ آخر او پچھدا پچھدا ہک ڈیہاڑے الیاس دے دیہات تک پج ہی گیا۔ او الیاس
کوں مار ڈیونڑاں چاہندا ہئی تاں جو لوگ آئندہ کتے دوستی وچ غداری دا انجام ڈیکھ سکن۔ پر او اج آپنڑے مشن وچ
ناکام واپس ونجنڑ تے مغموم ہائی اتے ایں ویران سٹیشن تے آونڑ آلی کلی گاڈی دا انتظار کریندا کھڑا ہئی۔ نفرت دی
بھاہ اوندے اکھیں وچوں بلدی پئی ہائی۔ اوندے دل وچ ہک طوفان ہئی۔ اوں نے ہک لمحے کیتے وسمے ڈیوے
آلے پاسے ڈیٹھا تے اوکوں ایویں لگا جیویں بن اینڈے وچ تیل مک ویسی تے دل سوجھلے دی اے ہلکی امید وی
ویندی رہ ویسی۔ حالی او اے سوچیندا بیٹھا ہئی کہ پرے کولوں ہک پچھاواں واضح تھیا او اوندے پاسے آندا پیا ہئی
۔ الله جانڑے کون ہئی او۔ ول وی اوں نے آپنڑی گرفت پستول تے قابو کر گدی۔ اندھارا ایں ہئی جو اجنبی بندہ
اوندے نال ہی اوں بنچ دے ہک کونے تے آ بیٹھا۔ پر ول وی اوں کوں اوندی موجودگی دا احساس نہ تھیا۔ او بندہ
بد حواس ہئی۔ او آپنڑے منہ وچ کجھ آکھنڑ لگا۔ پتہ نئیں میں کیوں لک گیاں۔ اوندے سامنڑے کیوں نی آیا۔ آخر
میں اوندا مجرم ہاں۔ ول او خود ای آکھنڑ لگا میکوں لک ونجڑاں چاہی دا ہئی۔ ممکن ہے جو او کاوڑ وچ میکوں جان
کنوں مار ڈیوے ہا۔ ہا ہا اگر او میکوں مار ای ڈیوے ہا تاں کیا ہئی ایہ اوندا حق بنڑدا ہئی۔ اوں نے کئی سال غیر ملک
وچ محنت کیتی تے میں اوندی ساری زندگی دی پونجی ضائع کر ڈتی۔ پر میں اوکوں مایوس کیناں تھیونڑ ڈیساں۔ میں
اوں کوں اوندی محبتاں دا صلہ ضرور ڈیساں۔ ایہ خنجر میں خود اوندے ہتھ وچ ڈیساں کہ او اینڈے نال میڈے
ناپاک وجود کوں ہمیشہ کیتے ختم کر ڈیوے۔ میں اوکوں اے ہرگز کیناں ڈسیساں کہ اوندی رقم نال میں بھوں
سارے دیہاتی بالاں کوں شہر وچ تعلیم کیتے بھیج ڈتے تاں جو او میڈی کار جاہل رہ تے در در دے دھکے نہ کھاون۔
او اعلیٰ تعلیم حاصل کر تے ملک دا ناں روشن کرن۔ میں اوندے کولوں کجھ کیناں لکیساں۔ میں اوکوں ہک ہک پائی دا
حساب ڈیساں۔ میں اوں کوں ڈسیساں کہ اوندے بھیجے ہوئے سرمائے نال صرف ہک نی کتنے ہی کارخانے

انہاں تعلیم یافتہ تے ہنر مند لوکاں دے دم نال ہلدے پین ـ کیا تھیا جو اساں ہک کارخانہ نی بنا سگے ـ میں اکوں انہاں طالب علماں نال ملویساں جہڑے اوندی کمائی نال اعلیٰ ڈگریاں گھن آئے ہن ـ میں کجھ کیناں لوکیساں ـ میں اوکوں ہک ہک گالھ ڈسا ڈیساں۔

گاڈی شاید بہوں لیٹ ہائی اڈوں سجھ نے پہاڑاں دیاں چوٹیاں وچوں سر کڈھیا تاں رات دا اندھارا ہر شے توں ہٹ گیا۔ ہن الیاس کوں اوندی موجودگی دا احساس تھیا ـ پر ایں تو پہلے کہ الیاس گھبراتے اٹھدا اوں نے اگوں ودھ تے اوندے پیر چم گدے ـ اوندے منہ اچوں بس ایہوں نکلا جو میں کتنا چھوٹا بندہ ہاں الیاس ـ اج میں ایں طرحاں کمزور تے بے جان تیڈے قدماں وچ پیاں جیویں ہک ڈینہ توں شہر وچ میڈے دروازے تے آپیا ہاویں ـ

# من دا گھونگھٹ

## بشریٰ قریشی

کنول دی طبیعت ڈو بھیاں کنوں مختلف ہئی ۔ او کہیں نال زیادہ گھلدی ملدی نہ ہئی ۔ آپنڑے بچپن کنوں ہی او انج انج راہندی ہئی ۔ او اکثر کمرے دی بجلی بند کرتے ستی پئی راہندی ہئی ۔ ہر کوئی پچھدا ہا کہ ایندا مزاج اتنا وکھرا کیوں ہے ۔ حالانکہ او ہک بھرے پرے جھگے وچ راہندی ہئی ۔ جیندے وچ بزرگیں کنے گھن کے تے چھوٹے بال توڑیں شامل ہن۔

او کوں قدرت نے سوہنڑا وی بڑنایا ہئی ۔ صاف چمکدی ہوئی رنگت ، گہری سوچ وچ ڈبیاں ہویاں اکھیں۔ ایہ اواس حسن ڈیکھنڑ آلے کوں بہوں متاثر کریندا ہئی ۔ پر اوکوں کہیں شے نال کوئی واسطہ نہ ہئی۔ او تاں بس آپنڑی دنیا وچ گم راہندی ہئی ۔ تنہائی اوندی سہیلی تے اندھارا اوندا سجنڑ ہا۔ اوکہیں شے دا اظہار وی کھل تے نہ کریندی ہئی۔

آپنڑے حسن تے چپ راہنڑ دی وجہ کنوں او کالج وچ مغرور مشہور تھی گئی ۔ خاندان آلے ایہو سمجھدے ہن جو او کوں کہیں شے نال کوئی مطلب نئیں او کہیں کوں پسند نئیں کریندی۔ حالانکہ او سب کیتے زیادہ ہمدرد تے ہر کہیں واسطے چنگا سوچنڑ آلی لڑکی ہئی ۔ صرف اوندے حالات تے کجھ بچپن دے واقعات نے او کوں ہک ایہو جئی دنیا وچ قید کر ڈتا ہئی جتھاں او صرف آپنڑے خیالاں وچ گم رہ تے آپ مہاڑی گالیں کریندی ہئی۔

اوں آپنڑے بچپن دا زیادہ حصہ آپنڑی نانی کولوں گزاریا ہا۔ حالانکہ او ماپیو دی چھاں تلے راہونڑ زیادہ پسند کریندی ہئی ۔ اوندی ایں معصوم تے سچی خواہش دا گلہ بچپن اچ گھٹ ڈتا گیا ہا۔ ما زبردستی اوکوں نانی کولوں بھیج ڈیندی ہئی ۔ تے نانی دی طبیعت بہوں سخت ہئی ۔ او بال کوں بال نہ سمجھدی ہئی ۔ ایں واسطے او کنول کوں بالاں والی کھیڈ نہ کھیڈنڑ ڈیندی ہئی ۔

اگر او کہیں بال نال کھیڈدے ہا تاں نانی او کوں دڑکے ڈیندی ہائی ۔ ماپیو دے گھر ونجے ہا تاں اتھاں آپنڑے بھیڑیں بھراویں کوں کھیڈدا ہویا ڈیکھدی ہئی تے اوکوں دی حسرت تھیندی ہئی ۔ او چھوٹے چھوٹے معصوم تے پیاریاں اکھیں نال ایویں گھر کوں تے ماں کوں ڈیکھے ہا جیویں اوکوں کوئی قربان کرنڑ گھدی ویندا ہووے ۔ اوندیاں اکھیں وچ بھریاں ہویاں ہنجوں کوئی نہ ڈیکھدا ہا۔ ویران تے اداس اکھیں گھن تے او گھروں لگی ویندی ہئی ۔ ہولے ہولے اتھاں ویرانیاں

نیں اوندے اکھیں وچ بسیرا کر گھدا۔

نانی دی فوتیگی دے بعد او اپنے گھر آ گئی۔ ہݨ اے گھر اوکوں بھوں اوپرا لگدا ہئی ۔۔ صبح کرتے او ماں کولوں وی کئی شے نہ منگدی ہئی۔ اوندی طبیعت دی نازک کلی کوں پھل بݨݨ توں پہلے اتنا دبایا گیا ہئی جو او کھل تے کہیں گالھ دا وی اظہار نہ کر سگدی ہئی۔ گھر والیاں نے او کوں سمجھݨ دی بجائے اوندے نال الا وݨ گھٹ کر ڈتا تے اوندے اتے تنہائی دا آسیب جوں جوں قابض تھیندا گیا۔ بظاہر او بھوں پر سکون لگدی ہئی پر اوندے اندروں ہک بھوں وڈا تے ٹھاٹھاں مریندا سمندر ہئی۔ ایں سمندر وچ آنہاں تے سسکیاں لہراں بݨ تے جہڑے ویلے اوندے اندروں اچھل چا ڈیندیاں ہن او کہیں کوں وی کجھ نہ آہدی ہئی۔ بس او اوں ویلے آپ کوں کلھا کر گھندی ہئی تے او کوں اپݨا آپ ہک خالی کھوہ آلی کار لگدا ہئی۔

اوکوں اپݨا دل خالی گھر محسوس تھیندا ہا جیندے وچ اوندی ڈسکار صرف کندھاں تے دروازے سݨدے ہن۔ اگرچہ او آپݨی زندگی کولوں مطمئن ہئی۔ پر او اتنا ضرور چاہندی ہئی جو اوکوں کوئی سمجھے اوندے دل دی ہر گالھ سݨے۔ اوندیاں اداس نظراں ہر ویلے ایجھے بندے کوں گولیندیاں ہن جہڑا اوکوں ٹھڈا ساہ ڈے سگے۔ جوں جوں لبھݨ دا اے سلسلہ دراز تھیندا گیا اوندی سک ودھدی گئی۔ پر اوندے ارد گرد دے احاطے وچ ہݨ کوئی نہ داخل تھیندا ہا او اپݨے حصار وچ کلھی قید ہئی۔

اوندی اے دعا پوری تھی گئی۔ اوندی شادی طے تھی گئی۔ نیاز انہاں دا دور پرے دا رشتہ دار ہئی۔ بھوں لائق تے چنگا انسان مشہور ہئی۔ او جہڑے ویلے اوندے نال منسوب تھئی تاں اوکوں سکون مل گیا او ہر ویلے نویں زندگی دے خواب ڈیکھݨ لگ گئی۔ نیاز دا ناں اوندے کلہے تے اندھارے گھر وچ ڈیوے آلی کار بلݨ لگ پیا۔ ہݨ اوندی روح دی مٹی دے پنجرے وچ بھوں گھٹ اداسی تھیندی ہئی۔ جیئں ویلے او موبجھی تھیوے ہا نیاز دا خیال اوندی موںجھ ختم کرݨ کیتے آ موجود تھیندا ہئی۔

آخر او ڈینہہ وی آ گیا جیندے خواباں اوندی تنہائی کوں سجا ڈتا ہا۔ او بھوں سارے ارمان گھن تے نیاز دی ڈولی وچ بہہ گئی۔ پر پہلی ہی رات اوندے خیال ریت دا گھروندا ثابت تھئے۔ نیاز وی بئے لوکاں آلی کار خود گالھیں کرݨ دا عادی ہا بئے دی گالھ نہ سݨدا ہا۔ اوندے دل وچ گالھیں دا سمندر انویں ٹھاٹھاں مریندا رہ گیا تے اور صبر نال نیاز دیاں گالھیں تے اوندے پروگرام سݨدی رہ گئی۔

ہولے ہولے او نیاز دی عادت سمجھ گئی تے آپݨے آپ کوں ہونہہ رنگ وچ رنگݨ دی کوشش کرݨ پے گئی۔ پر اوندی ایہہ جدوجہد بے کار ثابت تھئی۔ کیوں جو اوندا مزاج سرے بے ٹبروچوں کہیں نال نہ ملدا ہئی۔ پر اوکوں ہݨ ایجھائیں زندگی گزارݨی ہئی چپ رہ تے اوکوں صبر کرݨ دی بھری عادت ہئی اوں عادت نے انھاں اوکوں بہوں کم ڈِتا۔ بہوں جلدی مل گیا۔ خدا نے اوکوں اوں رتبے اتے پچا ڈِتا جیہڑا ہر تریمت دا اعزاز ہے۔ او ہک بہوں سوہݨے پتردی ماں بݨ گئی۔ او خوش ہئی جو اوکوں ہݨ تنہائی دا ساتھی مل گئے۔ او چپ کر کے اوندیاں گالیں سݨدا ہا تے چھوٹیاں چھوٹیاں اکھیں اوندے منہ تے ٹکائی رکھیندا ہا۔ او انہاں اکھیں وچ اتنی گم تھی گئی جو دنیا کنوں غافل تھی گئی۔

ہک ڈینہہ نیاز اوکوں گلہ ڈِتا تے آکھݨ لگا جو تیں میڈے پتر کوں میڈا رقیب بݨا ڈِتے۔ میڈی توجہ بالکل چھوڑ ڈِتی۔ اوکوں وی آپݨی غلطی دا احساس تھیا اوں نے ول نیاز دا خیال رکھݨ دی کوشش کرݨ شروع کر ڈِتی۔ ایندی او پہلے وی بہوں گھٹ ہئی۔ جئیں ویلے بالاں وچ گھر گئی تاں نیاز کوں اینویں لگیا جیویں او اکوں بھل گئی ہووے۔ اوں بالاں دی گلید وچ گھری ہوئی بیوی دا ساتھ ڈیوݨ دی بجائے اوکوں اوندے حال تے چھوڑ ڈِتا تے آپ ہک ہئی چھوہر وچ دلچسپی گھنݨ پئے گیا۔

اوندی چپ دی وجہ کنوں اوں اے سمجھیا جو اوندے کوئی محسوسات کے نئیں۔ او احتجاج کرݨ دا مادہ وی نئیں رکھیندی۔ پر اے اوندی غلط فہمی ہئی جئیں ویلے کنول کوں معلوم تھیا جو نیاز اوندی محبت چھوڑ تے کہیں بئے پاسے رخ کریندا پئے۔ تاں اوں ڈاڈھے سوہݨے طریقے نال آپݨے وچ تبدیلی پیدا کیتی۔ آپݨے مزاج دے حصار وچوں آپݨے آپ کوں باہر گھن آئی۔

آپݨے گھر اتے بالاں کو بچاوݨ کیتے اوں من دا گھونگھٹ لہا ڈِتا۔ اتے نیاز کوں آپݨے پیار، محبت بھرے احساسات دیاں بانہاں دے حصار وچ گھن آئی۔ جیندے نال ڈوہاں دی محبت تازہ تھی گئی، جیندے او شادی کنوں پہلے خواب ڈیکھدے ہن۔ نیاز نے بئی شادی دا خیال چھوڑ ڈِتا تے اوندے گھر دیاں ساریاں رونقاں واپس آ گیاں تے فضا وچ خواجہ فرید دی اے کافی رنگ بکھیرݨ لگ گئی۔

ہݨ تھی فریدا شاد ول ۔ مونجھاں کوں منہ کر یاد ول
جھوکاں تھیسن آباد ول ۔ ایہا نئیں نہ واہی ہک منی

# مینہ دا موسم

ظفر بھٹی۔ خیر پور ٹامیوالی

اللہ سائیں دیاں بے بہا نعمتاں وچوں موسم وی نعمتاں اچ شامل ہن اساں پاکستانی ایں گالھوں خوش بخت ہیں جو اللہ سوہݨے دے سارے موسماں دی چس رس ساکوں نصیب ہے تھوں تاں ساڈا پاکستان "سونے دی چڑیا" سڈیندے۔

موسماں وچوں مینہ دا موسم اللہ دی رحمت دا موسم ہے ایں موسم دے اثرات ' انساناں ڈھانڈیاں تے فصلاں تے وی تھیندن تے زیمناں تے وی۔

مینہ دے موسم اچ پھل ہریندن ' فصلاں وودھیاں پھلدیاں ہن ' روہی دا منظر سوہݨاں تھیندے ' بوٹیاں بچیاں ' لانڑی ' پھوگ ' لئی ' کترݨ ' جوانہہ ' کاہی ' کرڑ ' کنڈیر اُتے جوبن آندے۔ مور پیلاں پیندن ' ہرݨ کلیل کریندن ' منجھیاں ' گائیں ' گابے ' وچھیاں کٹیاں ' رنگدن ' تے انسان ایں موسم اچ میل ملاپ دے راگ چھڑیندن تے دل اچ آدھن

جھڑ ساز کھڑا سنوریندا ہے ' آ جھر ڈیکھوں کنڑیاں دی
ہک میں نہ تیڈی تانگھ دیوچ ہے تانگھ دیوچ برسات تیڈی

شاعر ایں موسم اچ جذباں جدائی دا تا تپیندے تاں وت ایں طرحاں گلہ کریندے

گاجاں کھمن چپکل نے راہ روکن یار دے آونڑ دے
ساڑ گھتاں ایں ساونڑ کوں بھاہ لانواں مینگھ ملہاراں کوں

مینہ رحمت بݨ تے وسدا راہوے تاں مینہ ہے نہ تاں ایہو مینہ زحمت بݨ ویندے۔ رحمت ایں گالھوں جو ہاڑ دی گرمی تو بھجے بھنے سڑے بچلے وکھدے بلدے آبلدے تے اکلدے بندیاں تے ڈھانڈیاں کوں تاں کیا فصلاں تے

درختاں کوں وی لوآں تے دھپاں ساڑ پچھال تے رکھ ڈیندیاں ہن ۔ ہر ذی روح ہوکدا نوکدا ہوئے ہوئے تے ہائے ہائے کریندا نظر آندے ۔ بھوئیں دی ہر شے تپ تے تراماں بݨ ویندی ہے ۔ جھ تتے لوہے وانگیں تپ کھڑ دے نکے وڈے پٹ تے کلاں نال پوتے تے پڑھکے پئے ہوندن ' جے انسانی ایجاد شدہ ٹھنڈا نوئی ہوا تے پانی نہ ملے تاں تڑپھاٹ پئے ویندے ۔ ڈھانڈھیاں دیاں گرمیاں تو زباناں نکل آندن ۔ پکھیاں دے منہ پھٹیج ویندن ۔ بندیاں دے ساہ گھٹیجݨ لگ ویندن ۔ ایں حالت اچ اسمان تے جھڑدا نگرا ای نظر آونجے تاں انسان اپنی ٹھنڈا نوئی ہوا تے پانی کوں بھل تے سوہݨے رب کوں مینہ کتے دعائیں منگݨ لگ پوندن ۔ امیر تے غریب دی دعا دا آپݨاں آپݨاں نظریہ ہوندے امیر آہدھے اللہ سائیاں مینہ وسا ساڈی رڑھ مردی ہے غریب آدھن اللہ سائیاں مینہ وسا جو ساڈے غربت دی دھپ کنوں سڑدے بلدے بت کوں ٹھاڈھل نصیب تھیوے ۔ بال کھٹے تھی تے مینہ کتے چھنی گھنݨ تتے ویلے بوہے بوہے تے ونج تے آہدن ۔

اللہ سائیں آں مینہ وسا کالی بکری کالا شینہ
گھتو داݨاں دے مینہ پیسے دی پڑوپی
پیسہ گیا نس ساری رات پیا وس چھنی ڈے ونجو.........

جے چھنی آنوݨ اچ دیر تھی ونجے تاں وت ایہہ ہوکا لیندن

انڈے اتے انڈا منا میاں منگا
منے دی کوار آئی چھݨ چھݨ کریندی آئی
رپیہ ٹیندی آئی سونا جھیندی آئی چھنی ڈے ونجو........

امیر ' غریب سارے بالاں دی جھولی اچ داݨاں اٹا سٹیندن تے بال ہئے دروازے تے ہیدیں تائیں اے آہدے ویندن ۔

ڈوئی نمانی کرے دعا ' اللہ سیاں مینہ وسا ' ڈوئی نمانی.....

ایہہ چھڑی بالاں دی دعائیں ہوندی ایندے وچ ہر ذی روح دی آواز شامل ہوندی ہے تے اللہ سائیں

اے دعا ضرور قبول کر گھندے۔ او ایں طرحاں جو بال اوں اٹے دانے کوں کٹھا کرتے بیرے دیاں دیگاں پکا کے میت دے بوہے تے تتے ویلے ونڈیندن۔ محلے دے مہاندرے بندے میتاں اچ دعائیں منگدن تے مینہ دی نماز وی پڑھدن۔ مینہ منگݨ اچ صرف بالاں تے سیانڑیاں دیاں دعائیں وی شامل نہ ہوندیاں بلکہ ایندے وچ چھوہریں وی پچھوں نہ راہندھیاں۔ او وی گڈی گڈا ساڑ تے یا مکوڑیاں کوں میت دے کنڈے نال بدھ تے مینہ منگݨ دے سنوݨ کریندیاں ہن۔

جئیں ویلے مینہ دی دعا قبول تھیندی ہے تاں حضرت اسرافیلؑ مینہ دا پروانہ گھن تے اوڈوں بدلاں کوں حکم ڈیندن تے ایڈوں ساڈے وڈ وڈیرے اسمان دو منہ کرتے آدھن ' ایوں لگدے جو اج مینہ ضرور آسی۔ نوجوان نسل اے گالھ سݨ تے حیران تھیندی ہے جو ساڈے وڈیریاں کوں کیا تھی ڳئے۔ حیرانی نال پچھدن کیوں سئیں تہاکوں کیویں خبر تھی ڳئی ہے جو اج مینہ آسی۔ وڈیرے بالاں کوں آدھن پترو ایں اکرس توں پتہ لگدے جو اج مینہ یا اندھاری ضرور آسی۔ اے پرکھ وڈیکیاں دے تجربیاں کنوں تھئی ہے تے اساڈی زندگی دا اے تجربہ ہے تساں ایویں کرو جو شئیں تے چیزاں کوں ٹکاݨے لا گھنو۔ گھر دیاں تریمتیں آپݨے چلھے بنے کجݨ لگ پوندیاں ہن' گوہا پھوسی ' لکڑ کاٹھ ' کپڑا لتا ' وکن ورتݨ دیاں شئیں کجیندیاں تئیں ہکروال کنوں کالی نواں اٹھیندی ہے تے وت ال پل دیوچ جھڑ ہوریں شینہ وانگوں گڑ ھکلے سرتے آکھڑدن۔ تپدے بلدے بجھ دے منہ دے اگوں برفانی چادر تݨیج ویندی ہے۔ بجھ دا بھڑکدا ہویا جسم انہاں برفانی بدلاں کو آپݨی تاہش نال چھنو چھن کرڈیندے تے وت انہاں بدلاں دی جھولی وچوں پاݨی ترمݨ لگ پوندے جیکوں اساں بارش آدھوں۔ اے مینہ بھانویں ذرے ذرے کوں ٹھریندا ہے تاہش کوں مٹیندا ہے تے سکے سڑے بوٹیاں کو ساوا کریندے۔ ساوے بوٹے دھوتیج تے نویں کوار آکوں سوہݨے لگݨ پے ویندن۔ بھوئیں دی مٹی آپݨی سوہݨی خوشبو وسیب اچ کھنڈاوݨ لگ ویندی ہے۔ سپیاں اپݨاں دامن موتیاں نال بھر گھندیاں ہن۔ بندے مینہ اچ دھاں تے آپݨی پت تے پکلاں دا علاج کریندن۔ قصہ کوتاہ ایہہ جو بھوئیں دی ہر شے تے ٹھاڈھل دا اثر تھیندے پر کڈاہیں ایہ وی تھیندے جو تتے بجھ کوں کاوڑ آویندی ہے تے حضرت بجھ بدلاں کوں ایں طرحاں سیک ڈیندے جو مینہ دے دھوتن چھٹ پوندن۔ بدلاں دے برفانی پہاڑ ڈھیج ویندن بجلی دے کڑکار آنوݨ لگ پوندن۔ وت بھوئیں تے بھوئیں تے رہݨ آلیاں دی خیر نہ ہوندی۔ ایہو جیہا مینہ رحمت دی جا زحمت بݨ ویندے بھوئیں دے جانور باکدن ' پکھی کوکدن ' بندے چیکدن تے توبہ زاری کریندن گھر دیاں سیانڑیاں عورتاں بالاں کنوں اے اکھویندیاں ہن

جل توں جلال توں ، آئی بلا ٹال توں O قدرت کمال توں ، اوکھے ویلے نال توں

اینجھے مینہ اچ کتھائیں چھپر اݙون ، کتھائیں سالیں ڈھاہندیاں ہن ، چھتوں اچ مورے تھیندن ، کئی کندھاں ڈھاندیاں ہن ، کئی گھر ڈِل ویندن ، کئی پکھی مردن ، کئی ڈھانڈھے رُلدن ، فصلاں منج تھیندیاں ہن ، درخت گنجے تھی ویندن ، کئی راہی رستے بھُلدن ، کنھاں پکھیاں دے آلھڑیں سڑتے سُوا تھیندن ۔ چھتوں دے پرنالیاں وچوں پانی دے مثال نوحؑ دے طوفان وانگوں چھٹ پوندن ، سڑکاں بزاراں تے گلیاں میلے پاݨی نال بھرتج تے واہوݨ لگ پوندیاں ہن ، کہیں دی کچی کندھ ڈھاہندی ہے تے کہیں دا کوٹھا ترمݨ لگ پوندے کنھاں دے ویڑھیاں اچ گھراں پے ویندیاں ہن لوک دراں دے و لیکیاں وچوں پچیاں کڈھ تے اسمان دو ݙیہدن تے ݙکھݨ گُھلݨ دی دعا منگدن ۔ ݙکھݨ دا جھولا آندے تے بدلاں کو کھنڈا ݙیندے ، سڑکاں تے بزاراں صاف تھی ویندیاں ہن ، محلے دے بال لنگوٹ کس تے کھیݙݨ نکل آندن ، وݙے بڈھڑے ہک ٻئے دی خیر صلا پچھدن ، ترمدے ڈھاراں والے بٹھلاں اچ مٹیاں پاتے چھتوں تے کھنڈیندن ویڑھے دیاں گھراں پُریندن چھتوں تے ویڑھیاں اچ کھڑیا ہویا پاݨی کڈھیندن ۔ کجھ نیگر سانوڑیاں منانوݨ کیتے نہراں تے نکل ویندن ، ترمتیں ہمسائیاں نال حال احوال ونڈیندیاں ہن تے اسمان اُتے نکلی اوئی رنگ برنگی پینگھ ݙیکھ تے نکے بالاں رلے خوش تھی کھڑدیاں ہن ۔

اے تاں ݙینہ دا منظر ہوندے رات کوں مینہ دا منظر ݙراکلا ہوندے ۔ بجلی چمکے تاں اکھیں نہ کھلیندیاں ۔ جھڑ گجے تاں بھوئیں کمبݨ لگ پوندی ہے ۔ مینہ دا شور نندر ونجا ݙیندے ۔ جے چھتوں ترمݨ لگ پووِن تاں وت نندر کہیں تے ارام کیھاں ۔۔۔ بس اینجھے موسم کو آدھن مینہ دا موسم تے اللہ رحمت دا مینہ ݙیوے آمین ثمہ آمین ۔

# غزل

ملک ممتاز زاہد

زلزلیاں دی زد وچ رہندے نگر آباد ہے
گردش ایام وچ وی اوندا گھر آباد ہے

کون آندا ہے خزاں دے دور وچ اوندے قریب
موسم گل وچ پرندیاں تو شجر آباد ہے

بیت ویندی ہے کہیں دی یاد وچ شام الم
گونجدی آہاں دے وچ میڈی سحر آباد ہے

جتھ وی گذرے ہن جوانی دے میڈے شام و سحر
میڈیاں اکھیں وچ اجن تئیں او نگر آباد ہے

ڈیکھداں زاہد میں ہر سو بھدے ہوئے روشن چراغ
درد توں لبریز منظر توں نظر آباد ہے

غزل

ممتاز عاصم

پچھلی رات میڈے گھر یادیں ایہا عالم کیتے
نال میڈے چن روندا رہ گے تاریں ماتم کیتے

پہلے ویڑھے دے وچ چس ھئی ہن ماندا ہے من وی
او کم کیتا ھا سنگداریں یاریں ایہ کم کیتے

اپنے اپنے کم دا بارا چیندوں سجھ توں سنج تیئں
ول وی لگدے بان مریندوں بکھ کتے تم کیتے

سکھ تے سکھ وی ساول نسرے شالا من دے ایٹھیں
ڈکھیں سولیں ہن تاں اصلوں ناسیں تیئں دم کیتے

کیہڑا ہک نروان دی خاطر اپنے گھر کوں چھوڑے
کپل وستو سب توں پیارا اج دے گوتم کیتے

مونجھ دی عاصم رت ول ولسی ول وی ساون لگسی
ہنجو توں ڈوں چار بچا رکھ آندے موسم کیتے

## غزل

رفیق احمد پوری

حد بنے ساڈے ضبط دے سارے تروڑ تے
دریا نکلین اکھ دے کنارے تروڑ تے

ایہہ موتی تیڈی مانگھ دے مٹ ہوندے جیکڈاہیں
گھن آندا فلکوں چندر ستارے تروڑ تے

اڈی سواہ بن تے میڈے وگ دی ڈھینگری
سٹیم جے بد دعا دے انگارے تروڑ تے

دل آہدے ہن تاں اوپرے لوکیں گڈ وساں
اپنے لہو دے کوڑے سہارے تروڑ تے

لہندی ہے ہوا اپنے رنڈیپے دے عیوضے
شاخاں کنوں گلاب کنوارے تروڑ تے

رہ ڈہدے ڈہدے اکھیں تے شیشے نہ آ ونجن
بجھ تاں ضرور ابھری اندھارے تروڑ تے

رقیبے رفیق سدھے ڈاڈھے لوکیں کر گھدن
صدیاں پرانے وستی دے چارے تروڑ تے

# غزل

رشید عثمانی

حسن خود آپ اشارا کیتا　　درد ہن ڈھیر ودھارا کیتا

اکھیں رج رج تے نظارا کیتا　　میں تاں ہم توڑ نبھاون والا

ہک کرن سجھ دی فنا کر ڈیسی　　آپ اوں شخص کنارا کیتا

رات جتنا وی اندھارا کیتا　　رتبہ منصور دا پاگئے اوہے

اوں نہ منظور عبادت کیتی　　نہ جنہاں جان کوں پیارا کیتا

میڈی کہیں ہنج کوں نہ تارا کیتا　　میڈے حق وچ نہ میڈے یاراں نے

سن گھنے ہا کوئی میڈے دل دی　　کوئی ترلا، کوئی چارا کیتا

سجناں اے وی نہ گوارا کیتا　　دوست کہیں رستے نہ لایا میکوں

آپ کوں آپ نہ منوایا جیں　　حال تاں اوکوں میں سارا کیتا

اوندا دنیا نے وسارا کیتا　　بولے سب اوندی طرفداری وچ

ہئی کوئی سینے تے پتھر دی چٹان　　گالھ دا کہیں نہ نتارا کیتا

جیویں تیویں میں گزارا کیتا　　سامنے یار دے چپ رہ تے رشید

وقت ہے تیڈی مہربانی دا　　آپ میں اپنا خسارا کیتا

## غزل

مظہر مسعود

دل ساڈا ہا اندر دردیں دا انبار پرایا ہا
سیک اساکوں کھاندا رہ گے پر انگار پرایا ہا

سانجھ ونڈاون دا وقت آیا تاں ساکوں معلوم تھیا
اساں محض ونگاری ہاسے کاروبار پرایا ہا

بڈ دے پور اشاریں نال کنارے کوں رووداد سنی
بیڑی بے عیبی ہئی ساڈی' بیڑی دار پرایا ہا

تسے ترساندیاں کوں ساون کھل تے اتنا آکھی گئے
میڈے مونڈھیاں تے پانی دا سارا بار پرایا ہا

دل مسعود میندا کینی دل کوں کیویں سمجھاواں
او تل ملک بگانی ہاوی او رخسار پرایا ہا

## صلاح

کالی رات تے خالی سڑکاں
اکھیں جھردے نالے
چپ جندرے دا پہرہ دل تیں
لب ہن چھالے چھالے
سوچ کریہہ دے وس پئے گئی تے
بت کوں پئے پالے
بے حس برف جہیں موسم وچ
کون پریتاں پالے
گالھی سٹ گھت بھالے

## خبر

شاہین ڈیروی

ڈاڈھی اوکھی رات وہانی
جیرڑا موںجھا ، اکھیں پانی
لوکو حسن نگر دی رانی
تان کلہپے دی ہک تانی
جگ شرمندہ کر گئی اے
تھل اچ لسی مر گئی اے

## انت

احساس دی تتلی پونبل وانگوں
سوچ دی ولڑ وی سک گئی
اکھ دا منیہ وس وس کے ہٹا
وت وی نہ اے بکھ گئی
جند مکدی .مکدی مک گئی

---

## جہانگیر مخلص

ساڈیاں سوچاں ساڈے وڑے ساڈے جمدے بال
ساڈیاں موںجھاں ساڈے ہنجوں مٹی کھمدے بال
اوں پیو دے وی جیون دا اندازہ لاوو جیندے
شام تھیوے تاں بکھ دے ڈر توں گھر نی امدے بال
اوں دھرتی دا پنج دریانواں نال نہ سانگا پچھیں
جیں دھرتی تے بڈ ویندے ہن ریت ء چ دھمدے بال
جھار ویٹھے بالاں دی تے کھسے ہوون خالی
ول پچھدن اے لوک اساں توں کیوں نی ہمدے بال
ھن تاں زندہ نسلاں دا وی نوحہ لکھناں پے گئے
ھن تاں ساکوں چنگے لگدن لہو وچ دھمدے بال

# تسی دھرتی پھل پھل پووے

بہار النساء بہار۔

تسی دھرتی سڑدی بلدی
بھینگ بھینگ پانی کوں ترسے
میڈی روہی دا ہر واسی
اکھیں دے وچ خواب سجاوے
شالا ساوا موسم آوے
بدل آوے گاجاں مارے
بجلی دے ہوون لشکارے
چھم چھم ساون ایویں وسے
مونجھاں ونجن ہر کوئی سے
بوٹے سارے ساوے تھیون
ون جنگل دے گھاٹے تھیون
ٹھڈیاں ٹھڈیاں ہیلاں ہوون
سوجھل علم قندیلاں ہوون
خوشحالی دا در کھل پووے
تسی دھرتی پھل پھل پووے

# عید قرباں

سید دین محمد شاہ

کجھ ڈیہاڑے پہلے ٹی وی تے اے خوشخبری سُنائی گئی ہئی جو موجودہ حکومت دے دور وچ ملکی زر ذخائر ودھ تے کھرباں تک پہنچ گئن۔ ودھ ودھ تھیون ڈھیر، بھئی ماشاءاللہ۔

ایویں کجھ مہینے پہلے کراچی، اسلام آباد وچ یوٹیلٹی سٹوراں دے افتتاح تھئے ہن۔ اعلان کیتا گیا ہا جو ورتن دیاں سب ضروری چیزاں ہکے چھت تلے مل ویسن۔ بئے پاسے کتھائیں بھج دھرک دی ضرورت نی۔ ٹی وی تے ڈکھایا گیا ہا جو کھاون پیون دیاں شئیں، لباس، دوائیں، کتاباں، ہار سنگھار غرض ہر الابلا ہکے جاہ تے موجود اے۔ اے تئیں جو بنک، ڈاکخانہ، ٹیلی فون، تار تے فیکس دی سہولت وی۔ او عمارت اتنی کشادہ، چمکدار تے سوہنڑیں ہئی، گاہک اتنے خوشحال، دکاندار، دکانداریاں اتنی خوش مزاج تے خوش لباس ـــ ایویں معلوم تھیندا پیا ہا جو اے خطہ زمین کہیں ایئر کنڈیشن عرش دا ٹکڑا اے جتھاں اشاریاں نال دروازے کھلدن تے کن فیکون دا راج اے۔

اے ساریاں گالھیں ایں کیتے یاد پیاں آندن جو اوں عمارت دے افتتاح دے موقع تے اے وی اعلان کیتا گیا ہا جو اتھاں چیزاں سستیاں ملسن۔ مثلاً کھنڈ پندرہ روپے کلو دستیاب تھیسی۔ حکومت نے کروڑاں روپیاں دے خرچ نال ڈو ملٹی پرپز سٹور بنوا تے عوام دی خدمت تے اپنے خلوص دا ثبوت ڈتے۔ پر تیرہ کروڑ دی آبادی انہاں ڈو سٹوراں توں فائدہ کیویں چاوے؟ اسلام آباد تے کراچی دے خوش قسمتیاں کوں پندرہ روپے کلو کھنڈ ملدی ہوسی۔ اساں کوں، اسلام آباد تے کراچی دے ادھ وچ، اتھاں کھنڈ ویہہ روپے کلو پئی پوندی اے۔ نصیب نصیب دے گالھیں ہن۔

یارو، اسلام آباد کراچی دے انہاں ملٹی پرپز سٹوراں تے عید قرباں دے موقع تے بکرے وی وکے ہوسن؟ اُتھاں تاں پنج سو، ہزار روپے وچ بکرا مل گیا ہوسی، سرکاری سرپرستی جو تھئی۔ اِتھاں بہاولپور وچ ایں دفعہ بکرے دی قیمت ۳ ہزار روپے کنوں لا تے ۳۰ ہزار روپے تک ہئی۔ ایہو پچھ بیٹھوسے جو ۳۰ ہزاری بکرے وچ کیا صفت اے؟ مالک نے آکھیا "او جناب! ناشتے ویلے بدام تے آلو بخارے کھاندے۔ ڈوپہر ویلے ڈینہہ دے ملائم گھاتے تن. فروٹ مکس...."

بس سیئں بس۔

"او جناب! نپٹھے تے ہتھ تاں پھیرو۔ قیمتی شمپو تے فلمی ستاریاں دے جمک والے صابن نال دھاندے۔ ایندے کھرڈھے وے؟ انشور تھئے ہوئے ہن... ٹیکسی تے گھن آئے ہیں"۔

کہیں سیانے آکھیا "ایندے کم سیں پلصراط تے ڈکھائے"

اے تاں ہن دنیا داری دیاں گالھیں۔ ہر حکومت عوام نال ایویں چھیڑ خوانی کریندی راہندی اے۔ حقیقت وچ مہانگ اتنا اے جو چار مہمان آونجن تاں تھوڑی جہیں مٹھائی اتے بوتلاں دے ٹھنگور تے سو روپیہ کھل ویندے۔ بھراجی اے ہے اساڈے "کچے پکے آنگن" دی خوشحالی دا کجھ حال۔ حال نہ آکھوں 'بدحال آکھوں!

بہوں گزر گئی اے تھوڑی باقی راہندی اے۔ کجھ عاقبت دی فکر کروں۔ اج پروتھی عید اے۔ اجݨ تئیں ہمسایاں عزیزاں دے گھروں گوشت آندا ویندا پئے۔ انہاں ڈیہاڑیاں وچ گوشت اتنا کٹھا تھی ویندے جو بعض لوک سکا تے عشورہ محرم تک کھاندے رہندن۔

دنیا جہان ہے تاں کھاون پیون دا پر اساں کر حد ڈتی اے۔ دین دی فکر 'سنت ابراہیمی دی ادائیگی دا مطلب اساں صرف اے سمجھے جو گاں منجھ وچ حصہ رلا تے یا بکرا' ھیڈو قربان کرتے سرخرو تھی گیو سے۔

اخباراں' رسالیاں تے ٹی وی ریڈیو توں پڑھیا سُݨیا ہوسی جو عید پورے مذہبی جوش' جذبے تے عقیدت و احترام نال منائی گئی۔ الحمد اللہ۔ پر اساڈا پورا مذہبی جوش' سارا جذبہ' خلوص عقیدت تے احترام محض ڈناور دی قربانی تک اے۔ اساں کڈائیں اے نی سوچیا جو حضرت ابراہیمؑ کوں اے مرتبہ' فضیلت "خلیل اللہ" دا اعلیٰ لقب کتنی ازمائشاں تے قربانیاں دے بعد ملے۔

حضرت ابراہیمؑ نے جیڑھے گھرانے وچ اکھ کھولی اتھاں بت بݨیندے ہن۔ بتاں دا کاروبار تھیندا ہا۔ ایں ماحول وچ جمن والے ہک بال تے اللہ تعالیٰ نے احسان کیتا۔ انہاں دے دل و دماغ وچ توحید خالص دا نقش قائم کیتا۔ انہاں نے بتاں کو اپناں خدا تے نجات دہندہ منݨ کنوں انکار کرڈتا۔

ہک ڈینہ انہاں نے آپݨے ابا حضور آزر ہوراں کوں آکھیا "ابا سئیں! آسمان تے اے تارے کیویں چمکدے پئن" آزر نے جواب ڈتا "پترا اے سوہݨیں سوہݨیں تارے اساڈے نکے نکے خدا ہن۔ اساڈے بخت تے بھاگ ہن"

ول' جیڑھے ویلھے چندر ابھر آیا کئی تارے لک گئے' ابراہیم سئیں نے پچھیا "ابا سئیں ایہ کیا ہے؟" ابا جی نے

سمجھایا "اے چندر، اے وڈا خدا اے۔ اے تاریاں کنوں زیادہ سوہنا تے طاقتور اے۔ اساں ایں کوں جیکر خوش نہ رکھوں تا مصیتاں آندن۔ اساں ایندی پوجا کریندے ہیں"

سویر تھئی، نہ تارے رہے نہ چندر۔ سجھ نکل آیا تاں ابراہیمؑ نے ول اوہو سوال کیتا۔ جواب ملیا "سب کنوں وڈا خدا تاں ایہو اے۔ اساں سب ایندے محتاج ہیں۔ اے آپنی چنگی مندی تقدیر دا مالک اے۔ اساں دھی پتر ہیں کنوں منگدے ہیں۔ جے آپاں اینکوں خوش نہ رکھوں تاں اساڈیاں فصلاں تباہ تھی ویندن۔ زلزلے آندن تے دوست وی دشمن بن ویندن۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی دے پیغمبر ہن۔ او لوکاں دی ہدایت واسطے آئے ہن۔ ہیں کیتے آپنے ابا سائیں کوں تے سارے لوکاں کوں ہلکے، آسان طریقیاں نال سمجھیندے رہندے ہن۔ کتھائیں تکرار وی تھیندی ہئی، پر آپ نرم لہجے نال بتھی ڈیندے رہے۔ انہاں دا پیغام ہا جو اللہ تعالی ہک اے۔ او اساں سب دا خالق تے وارث اے۔ تارے، چندر تے سجھ وی ہوندی مخلوق ہن تے ہوندی مرضی نال پھردے ودن۔ کُل طاقت ہوں رب سچے دے کول ہے۔ اساں کہیں کوں اوندا شریک نہ بناؤں۔

اوں ویلے سارے وسیب تے بدبختی ہئی۔ او لوک مٹی، پتھر دے بت خود بنیندے ہن تے ول خود ای انہاں کوں خدا بنا تے انہاں کنوں آپڑیاں مراداں منگدے ہن۔ لوکاں کوں حضرت ابراہیمؑ دی گالیس بُریاں لگدیاں ہن۔ انہاں نے آزر کوں شکایت کیتی جو او آپنے پتر کوں سمجھاوے۔ آزر نے وی حضرت کوں سمجھایا "بابا اساں جانڈے ہیں اے بت مٹی گارے دے بت ہن۔ اللہ تعالی اوہو ہک ہے پر اے بت تے مورتیاں اللہ کول اساڈی سفارش کریندن۔ انہاں دے وسیلے نال اساڈیاں مشکلاں اسان تھیندن۔ ہیں کیتے اساں انہاں کوں خوش رکھیندے ہیں.... اے جیڑھا چار ہتھاں والا بت ہے، اے اساکوں دشمن تے فتح ڈیوندے۔ تے، اے ترے موہناں بت کاروبار وچ کامیابی دا ضامن اے۔ ول، اے نچدی مورتی، اے اگر ناراض تھی ونجے تاں مینہ نہ وسن... اساں انہاں کو گھٹ ودھ آکھوں تاں تباہ تھی ونجوں، آپڑیں ملک تے دشمن دا قبضہ تھی ونجے۔۔"

ہک ڈیہاڑے اتفاق اے تھیا جو میلا آگیا۔ سارے وڈے چھوٹے میلے تے ٹُر گئے۔ بت خانہ خالی ڈیکھ تے حضرت ابراہیمؑ نے بہوں سارے بت بھن گھتے تے ہک وڈے بت دے بازو نال کہاڑا اڑا کھڑایا۔ شام کوں تھک ترٹ تے لوک میلے توں ولے تاں پھل پوٹ پئی۔ ہو ہو مچ گئی۔ انہاں کوں آپنیاں خداواں دا اے حشر ڈیکھ تے بہوں طیش آیا۔ انہاں کوں فورا سمجھ آگئی جو اے "ابراہیمؑ" دا کم اے۔ حضرت ابراہیمؑ پکڑیج آئے۔ انکی ملکی

ٹھی تھی ڳئی ۔ لوکاں دا غصہ ماوے نہ ۔ آزر نے پچھیا اے کیا کیتی ؟" حضرت ابراہیمؑ نے آکھیا 'میں کنوں کیوں پچھدے وے ۔ آپڑیں ایں وڈے خدا کنوں پچھو جیندے مونڈھے تے کھاڑا اے "۔ اے سنڑ ہا تے لوک کاوڑ کنوں چھتے تھی ڳئے ۔ کہیں آکھیا ابراہیمؑ دے جنگھاں باہاں بھن گھتو جیویں ایں نے بتاں دے بھنن ۔ کہیں دھکے ڈِتے 'کہیں پاڳلاں واکوں چک پاتے ۔ کہیں نے آکھیا چاقواں چھریاں نال ایکوں لہو لہان کرتے بتاں کو لہو مل ڈیو ۔ کہیں نے بے ہودہ بکواس ماری ..... بعض تماش بین گھنیندے ایں ونجن تے کوئی گھلیندا اوں !

اے سلوک اللہ تعالیٰ دے اوں بندے نال پیا تھیوے جیں انہاں کوں مالک الملک دی سنجان ڈتی ۔ جیں اے ڈسایا جو ایں چندر تارے ' تے بجھ ' زمین تے اسمان دا مالک اللہ تعالیٰ ہے ۔ ۔ ۔ ۔اوں نے اے سب کجھ ہک تدبیر نال بنائے ہِن تے سب اساڈی سہولت واسطے بنائین ۔ اللہ تعالیٰ دے سوا کوئی نفع نقصان دی قدرت نی رکھیندا ' تے نہ کوئی اللہ دی اجازت دے بغیر اوکوں کہیں دی سفارش کر سگدے ۔ حضرت ابراہیم نے آکھیا اگر تساں بتاں کنوں آس رکھیسو تاں تہاکوں اللہ تعالیٰ دا عذاب تھیسی ۔ پر اے ڳالھیں انہاں دے مزاج دے خلاف ہِن ۔ خود آزر نے آکھ ڈتا جو 'پتر جے توں باز نہ آیوں تاں تیکوں سنگسار کرڈے سوں'۔ لوکاں سب نے اے فیصلہ کیتا جو حضرت ابراہیم کوں جیندا بھا وچ ساڑ سٹو ۔ صرف ہِیں طرح اساڈے دلاں دی بھا ٹھڈی تھیسی ۔ سارا وسیب ہک پاسے تے ابراہیمؑ ہک پاسے کون اندازہ لا سگدے اوں وقت دا ' اوں نظارے دا جو آپڑیں ماں پیو وی نفرت کرن ۔

پتہ نی او کیڑھا موسم ہا ۔ کھجیاں تے بور ہا زیتون دے درخت تے پھل پکیا ہویا ہا ۔ تتی لو چلدی پئی ہئی یا سرد ہواواں دے جھکڑ ... اسمان تے جھڑ ہا یا چمکدار بجھ نکلیا ہویا ہا ' پر واقعہ اے ہے جو ہک وڈی بھا بھڑکائی ڳئی ۔ جیندی تپش نال میدان سڑدا پیا ہا ۔ پورا شہر تے آروں پاروں ہزاراں مرد ' عورتاں تے بال سب جمع ہِن ' لوکاں دا شور ' نفرت ' غصے اتے انتقام گھنن دا شور ' تے تیز بھڑکدی بھا دے ولبے ... کتھائیں دوست ' ہمدرد نہ ہا ۔ خوفناک تکلیف اتے اذیت ڈیون دے سامان ہک پاسے اتے اللہ تعالیٰ دا تابعدار بندہ ہک پاسے ' کلہا ! اتنی بھیڑ وچ ' کلہا ۔ اتنی تپش ' درد تے خوف دے مقابلے ' کلہا ! کوئی وٹے پیا مارے ' کوئی مندے پیا کڈھے ' کوئی چوانتیاں پیا سورے ۔ کوئی تاں غمگسار ہووے ہا ! بیا کجھ نہ دلاسے دی ضرورت تاں ہئی ۔ پر او استقامت تے حوصلے دا پہاڑ ' توحید خالص دا پروانہ ' آسمان دو ول ول ڈیکھے ۔ آپڑیں اللہ ' مالک تے خالق کوں تانگھے ' کلہا ! عین ہوں ویلے ....

.... جیڑھے ویلے تینگھے وچ ابراہیمؑ کوں بلھا تے جھوتا ڈیون دا وقت آیا ' تڑانواں کپن دا وقت آیا ' شور زیادہ تھیا ' بھا زیادہ مچی ' ہوں ویلے نعریاں دے شور وچ حضرت جبریلؑ خدمت وچ حاضر تھئے تے عرض کیتو نے '

حکم کرو سہی "۔ پورے عرش تے ایہو نظارہ ہئی ۔ ساری خدائی منتظر تے دم بخود ہئی ۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایں گھبراہٹ وچ آخری وقت وی اپنے رب کوں سوریا ' انہاں دے بنیاں اکھیں نے صرف آپنے حق تعالیٰ دی مدد دی تانگھ رکھی ۔ جبریلؑ دے قرب دا سہارا وی رد کر ڈتا ۔ ایہا تاں ازمائش ہئی ۔

امتحان پاس ! ہک زور دا کڑکاڑ ' عرش تے فرش ہل گئے ۔ "کن" دا حکم تھیا ۔ فیکونؑ دے نال ای ظلم ' دہشت ' بچے دی بھا دا ساڑ ' زمین دی کشش دی قوت سلب تھی گئی ۔ حضرت ابراہیمؑ دی تسلیم و رضا ' تے جان دا نذرانہ قبول تھیا ۔ ہک پر جبریلؑ دا عرش تے ہا ' تے ڈوجھا بینگھے تلے ۔ حکم ربی تھیا ' خبردار میڈے بانہیں کوں ذرا وی خیس نہ آوے " معلوم تھیندے جو باری تعالیٰ کنوں جبرائیلؑ کوں انجھیں ایمرجنسی وچ شاید اج تئیں کڈھائیں تعمیل ارشاد کیتے فوری حکم نہ ملیا ہو سی جیرھا اوں وقت ملیا ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دے شکرانے دے ہنجوں اجن بھڑکدی بھا دے شعلیاں تے نہ پیاں جو سارا نظارہ باغ و بہار بن گیا ' تے سائیں کوں "خلیل اللہ" دا اعلیٰ اعزاز عطا تھیا ۔ "خلیل اللہؑ دا مرتبہ نہ معمولی اے ' تے نہ ایندا حاصل کرن ہر کہیں دا کم اے ۔ اے تاں اللہ رب العزت اپنے منتخب بندے کوں مسلسل ازمائش وچ کامیابیاں دے بعد عطا فرمایا ۔

او وقت کوئی گھٹ ازمائش دا ہا جیرھے ویلے رب کائنات نے حکم ڈتا جو آپنی ذال تے شیر خوار بال کوں ویران وادی وچ چھوڑ آؤ ! او نظارہ سامنیں رکھو ۔ جیرھے ویلے حضرت ابراہیم سیں نے اوں سنسان جاہ تے آپنے نازک بال تے معصوم بی بی کوں بلاپایا ہو سی ۔ خبرنی اوں ویلے کجھ لندا پیا ہا یا چڑھدا ۔ سردی ' گرمی ... خونخوار جانوراں دا بچاؤ تاں ضروری ہا ۔ کوئی چھت یا غار ' حضرت ابراہیمؑ کجھ تاں انتظام کیتا ہو سی ... سوچو ... پیا بجھی تاں تھوڑی جئیں جاہ کپڑے نال صاف کیتی ہو سی ۔ کوئی کنڈا ' پتھر ہٹایا ہو سی ۔ ایندے علاوہ کیا خدمت کر سگدے ہن ؟ حکم رب تعالیٰ دا ہا ۔ کجھ دیر بہہ تے دلاسے ڈتے ہوسنے ۔ " دھپ تنگ کرے تاں ایں تھی بہائے ۔ مینہ .... مینہ زور دا لہہ پوسی تاں کیا کریسو ... پتہ نی ! کوئی خونخوار جانور ! جانور ' ہا ... پتہ نی ول .... ؟ ترہہ لگی تاں پانی ' ترہہ تاں لگی ' ۔ پتہ نی ! "

انہاں کیتے آپنے پروردگار دا حکم ایویں ہا ۔ حضرت ابراہیمؑ کجھ دیر اتھائیں بیٹھے ہو سن ... کجھ بیا بہہ گئے ہو سن .... کجھ بیا ... آخر ' سلام تے پیار کرتے ٹرچلے ... بی بی نے پچھیا ' "کلہے ۔ اساکوں کیندے حوالے ۔؟" حضرت ابراہیمؑ دی زبان کول تاں لفظ کائیناں ہن ' پر بنیاں انکھیں نے ایہو آکھیاں "اللہ دی امان "

کیکوں معلوم ہا جو ویران وادی دی اے جاہ ' تے عرش معلی تے اللہ سائیں دی کرسی ' ہک سیدھ دچ ہے

آندن ۔ تے اتھاں کعبۃ اللہ دی تعمیر دا منشا اے جتھاں قیامت تک مومن طواف کریندے رہسن۔

کیکوں معلوم ہا جو جلیل القدر بال دے کھریاں دی رگڑن دی جاہ "زمزم" دا چشمہ پھٹن دا مقام اے ۔ اے پاک ، شفاپانی بہشتاں وچ جنت تلے وہون والیاں نہراں دے موگے دا پانی اے ۔

ہاجرہ بی بی دے صفا ، مروا پہاڑیاں دے چکر -- پریشانی تے خوف دے ست پھیرے ۔ صرف پانی دی تلاش وچ نہ ہن ، بلکہ اوندے وچ حقیقت ، تے عقیدت دیاں رمزاں تے دائمی شریعت دا حسن ہا۔ غرض اے ، جو جیڑھا اللہ تعالیٰ تے کامل بھروسہ کریسی اوکوں اللہ سائیں کڈائیں کلھا نہ کریسی ۔ دین ، دنیا دے انعام اوندے کیتے وقف ہوسن ۔ اساکوں ڈسایا گئے جو جیڑھا مومن مرد تے مومن عورت اتھاں صفا ، مروا تے آتے ہاجرہ بی بی داکوں بھجن دی نقل وی کریسی ، اوکوں انعام ملسی ۔

اتے اور خواب؟ پیغمبر دا او خوب وی کیا خواب ہا ، جو آپنے پتر کوں اللہ تعالیٰ دی راہ وچ ذبح کریندے ہِن ۔ اوندے بعد نہ کوئی شک نہ شکوہ ! پیو قربان کرن کیتے ، تے پتر قربان تھیون تے راضی ۔ ڈوہیں ، ڈوہیں پیغمبر ، خود رسی ودے گِھلیندن ، تے خود چھریاں تیز ودے کریندن ۔ ذال ، بڈھی ماوی ہئی پچھ بیٹھی ، اے کیڑے کماں وچ رُدھے ودے وے ڈوہیں ؟" ڈوہاں دی زبان تے اللہ تعالیٰ دا ذکر ہا ! تے ہوٹاں تے بندگی دی مسکراہٹ ۔ اوں مسکراہٹ دا نظارہ کون کر سگدے !۔ ول ہک ڈینہ پتر کوں دھوا دھو تے ، چنگے کپڑے پوا تے ، کہیں بازار میلے تے نہ ، رسی چھری چا مقتل دی طرف ٹُر چلے ۔ لبیک اللہم لبیک۔ مانے پیار نال پتر کوں رخصت کیتہ۔ مانے شاید پارت وی ڈتی ہوسی جو "ایندی انگل نہ چھڑائے متاں بھیڑ بھاڑ وچ گم تھی ونجے"۔ ماکوں پتہ نہ ہا پر انہاں ڈوہاں پیو پتراں کوں پتہ ہا جو انہاں وچوں کون گھر واپس کائیناں آسی ! او قربانی دا نظارہ وی عجب نظارہ ہوسی جیڑے ویلے پیو نے آپنی اکھیں تے پٹی بدھی ہوسی ۔ ول شاید ابراہیمؑ کوں بی بی دی او گالھ یاد آئی ہووے "ایندی انگل نہ چھڑائے متاں بھیڑ بھاڑ وچ گم تھی ونجے"۔ اللہ تعالیٰ مزے مزے نال اپنے دوست کوں ازمیندا رہیا۔ آپنے اوں نصیباں والے ، وفا شعار تے تابعدار بانہیں کوں ازمیندا رہیا۔ بجھن والے سمجھ سگدن کیویں حضرت ابراہیمؑ ، جیڑھے حضرت محمد ﷺ دے جد امجد ہن ، انہاں کنوں سارے آون والے زمانے تک دی شریعت دا نقشہ تیار تھیندا پیا ہا ! تے اوں شریعت دے نقشے دا ایرا ، بنیاد توحید تے ہا !

اساں حضرت ابراہیمؑ دی پوری زندگی کنوں سبق نی گھندے ۔ اساں انہاں دی آپنے رب تعالےٰ دی تابعداری تے ایمان تے نظر نسے پیندے ۔ جیڑھے ویلے عید قرباں آندی اے اساں صرف اے ڈیہدے ہیں جو

زناور دا کن کیپا ہویا تانی ' اوندے ڈند کتنے ہن یا سنگھ سالم ہن ؟ اللہ تعالیٰ دا قرآن مجید وچ واضح اشارہ اے جو اوکوں زناور دے لہو 'گوشت دی ضرورت نی بلکہ اوں خالص نظریئے دی ہے ' جیندے اتے حضرت ابراہیمؑ پوری حیاتی استقامت نال جچے رہے ۔ او نظریہ ہے "توحید" دا ۔ او شرک دے نال ٹکرا ونجݨ دا نظریہ ہے اللہ تعالیٰ دے فرماناں دے اگوں بلا چوں چاں سر نواون دا نظریہ ہے ۔ صرف ہوں ذات کوں منگݨ اتے صرف ہوندے شکرگزار تھیون دا نظریہ!

کراڑ پپل تے بوہڑ دے درخت دی پوجا کریندن ' جو انہاں دی چھاں تلے راحت ملدی اے ۔ او دریا کوں سلام کریندن تے نذر نیاز ڈیندن 'جو فصلاں دی آبیاری تھیندی اے ۔ کراڑ گاں کوں گاؤ ماتا دا درجہ ڈیندن ' اوندا مترپیندن ' اوندی "متبرک" پھوسی نال گھروچ پوچا پھریندن کیوں جو اوندا کھیر بہترین غذا اے.... بس؟

اساں گھٹ کریندے ہیں ! اساڈے چودھار بت ای بت ہن ۔ ہر موڑ تے اساڈا ہک ظاہر پیر موجود اے ۔ مردے قبراں وچ ' سمجھو درباراں لائی بیٹھن ۔ اساکوں قبرستان "آستانے" تے میتاں "ویرانے" ڈسدن ۔ یاد اے ہک دفعہ بوتل والا پیر مشہور تھیا ہا ۔ ہزاراں مرد عورتوں بوتلاں وچ پانی بھرتے اوں پیر کوں پھوکا مراون کیتے میلاں میل دا سفر کرݨ لگ پئے ۔ نہ سردی گرمی ' نہ دھکے دھوڑیاں دی پرواہ ۔ آکھن ایں پیرا دا پھوکا ہک ٹک اے ۔ بعد وچ پتہ لگیا جو او پیرڈ ھکیج گئے ۔

ہروڈے باغ بغیچے والے مالدار دے اگوں اساں بلو نگڑے بڑے بیٹھے ہوندے ہیں ۔ ہروڈی کار والا معتبر ہے ۔ ہر شاہ صاحب پیر اے ' تے ہر پیر کول جنت دا پروانہ اے !

اج اساں قومیت دے بت بنا گھدن ' تے فخروڈائی نال ایندی پوجا کریندے ہیں ۔ اساں علاقہ پرستی ' زبان پرستی دے سوا کجھ نی سمجھدے ۔ اساں ڈو جھیاں واسطے اپنی ذات دی قربانی ڈیون کیتے املک تیار کائینی ۔ بیا تاں بیا کہیں سید صاحب کوں چوہدری چاسڈویا چوہدری صاحب کوں خان صاحب ' مثال اے ' تاں فساد پئے ویسی ۔

اساں ساری عمر غیر اللہ دے دراں تے سرنوائی رکھیندے ہیں ۔ اساں منتاں منوتیاں ' رسم و رواج ' دے بتاں کوں بجُدے مینندے رہندے ہیں ۔ عید قربان آئی تاں پورے مذہبی جوش و جذبے نال موٹے زناور دی گردن تے چھری پھیر الگ تھی کھڑوسے ۔ سنت ابراہیمی ادا تھی گئی ۔ قربانی دے تقاضے پورے تھی گئے!

افسوس اج اساں آپنے خالق تے مالک حقیقتی ' کن فیکون دی قدرت والے ' اول تے آخر ' ظاہر تے باطن جانن والے ' رحیم تے کریم کنوں اتنے مایوس تھی گئے ہیں! اساکوں ہن یا اللہ مدد آکھݨ وچ وی شرم آندی اے

، جڈاں جو حضرت ابراہیمؑ کوں خلیل اللہ دا لقب عطا دی ہیں پارہوں تھیا جو انہاں دی ساری حیاتی "یا اللہ مدد" دی تفسیرہا ۔

یاد رکھݨ دی گالھ اے جو اساں سب اللہ تعالیٰ دے محتاج ہیں ۔ اساکوں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیتے ۔ موت اساں سب کوں ہوندے حکم نال آندی اے ۔ قیامت دی خبر صرف ہوکوں اے ۔ ولا ' او ذات اساکوں جی کھڑا کریسی ۔ مالک یوم الدین ہوندی ذات اے ۔ یعنی حساب گھنݨ ہوندی مرضی اے ' تے بخشݨ نہ بخشݨ دا فیصلہ وی ہوندی منشاء نال تھیسی ۔ سب انتظامات ہوں ذات کبریا دی قدرت وچ ہن ' تے اے کارخانہ قدرت چلاوݨ اوندے واسطے اسان اے ۔ اوں ذات کوں کہیں ڈوجھے حصہ دار ' شریک (Partner) دی مجبوری کائینی ۔ اللہ آپنے بندیاں کیتے کافی اے ۔ اساں صرف اللہ کنوں منگوں ' پنوں ۔ ہوندے اُتے بھروسہ کروں ' ہوں کوں کافی سمجھوں۔۔۔

**ایہو عید قربان دا سبق اے ۔۔۔**

# Saraiki

is the language of one fifth of the total (130 million) population of Pakistan. Its home, thr Indus Vally, is situated in the central part of Pakistan. This regional language is, therefore, unique in the sense that it is spoken and understood in all the provinces of the country. So it rightly claims to serve as a bridge for mutual understanding and harmony in national affairs, tastes and interests.

By promoting "Saraiki", Saraiki Adbi Majlis is, therefore, contributing with the aim of national glory, and we are proud of it.

New era of activity has set in with the advent of M.A.Saraki course of studies at Islamia University, Bahawalpur (sep, 1989) and transmission of "Rut Rangilari", a Saraiki programme from Lahore T.V. Station (April 1990)

We are yet trailing 40 years behind other regional languages such as Sindhi, Punjabi, Pushto and Baluchi.

**NEWS BULLTIN IN SARAIKI ON T.V. SCREEN**
**&**
**INTRODUCTION OF SARAIKI IN THE LIST OF ADDITIONAL SUBJECTS, ARE MOST IMPORTANT DEMANDS OF THE TIME -- SHOULD VERY KINDLY BE GRANTED AS A RIGHT.**

بہاول پور میں
اعلیٰ پرنٹنگ
کا
جدید ترین ادارہ
ZAIDI
PRINTERS
COMPUTERIZED
وزیٹنگ کارڈ
لیٹرپیڈ
کلر فل
اشتہارات
شادی کارڈ
دعوتی کارڈ
For Quality
PRINTING
زیدی پرنٹرز
کمپیوٹرائزڈ
پبلشرز اینڈ آرڈر سپلائرز
Welcome Chowk,
Railway Road,BWP.
877101
ویلکم چوک ریلوے روڈ بہاول پور